اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / پانچواں بجٹ اجلاس (دوسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 24/جون 2024ء بمطابق ۱۷/ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	لانہ میزانیہ بابت مالی سال 25-2024ء پر اراکین اسمبلی کی جانب سے عام بحث۔	04

جلد 05 ☆☆☆ شمارہ 02

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 24 رجون 2024ء بمطابق ۱۷ رذوالحجہ ۱۴۴۵ھ۔

بوقت سہ پہر 05:05 منٹ پر زیرصدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لَایَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ج وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَلَیۡسَ مِنَ اللّٰهِ
فِیۡ شَیۡءٍ اِلَّآ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰىةً ط وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ط وَاِلَی اللّٰهِ الۡمَصِیۡرُ ۲۸ قُلۡ اِنۡ
تُخۡفُوۡا مَافِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ یَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ط وَیَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِی الۡاَرۡضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۲۹

﴿پارہ نمبر ۳ سُوۡرَۃُ آل عمران آیات نمبر ۲۸ اور ۲۹﴾

ترجمہ: نہ بناویں مسلمان کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر اور جو کوئی یہ کام کرے تو نہیں اس کو اللہ سے کوئی تعلق مگر اس حالت میں کہ کرنا چاہو تم اُن سے بچاؤ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے اپنے سے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تُو کہہ اگر تم چھپاؤ گے اپنے جی کی بات یا اُسے ظاہر کروگے جانتا ہے اُس کو اللہ اور اُس کو معلوم ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ. نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم. فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. جی سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں؟۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب اور پرنس آغا عمر احمد زئی صاحب نے آج اور 25 جون کی نشستوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب اسپیکر: سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 25-2024ء پر اراکین اسمبلی کی جانب سے عام بحث۔ حسبِ روایت میں قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 25-2024ء پر بحث کا آغاز کریں۔ میر یونس عزیز زہری صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: مسٹر اسپیکر صاحب! اِس سے پہلے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں آپ کی خدمت کے لیے CM اور گورنمنٹ کی۔ اسپیکر صاحب! ہماری کوشش رہی ہے کہ بلوچستان اسمبلی کو بلوچستان کی روایت کے مطابق چلائیں۔ اب تک تو ہم نے اِسی طرح چلایا ہے اور انشاء اللہ اپنے بلوچستان کی روایت کے مطابق چلائیں گے۔ لیکن اپوزیشن کو گورنمنٹ کی طرح سے اپنے اپنے حلقوں میں یہ کہا گیا کہ جی آپ اپنی اسکیمات جمع کرلیں۔ اور ہم نے گورنمنٹ کے کہنے پر وہ اسکیمات جمع کی ہیں۔ اسکیمات کو تو reflect کیا گیا ہے، almost جی۔

I don't know that of all the schemes. But mostly they are reflected in PSDP. But where the meager allocations.

اِتنی allocations ہیں کہ آپ تصور نہیں کرسکتے کہ اُس کا کچھ کام نہیں ہوگا، میں سمجھتا ہوں کہ جو commitment ہماری گورنمنٹ نے کی ہے اُس کو پورا کریں۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں اب میں نے 10 کروڑ روپے، تربت میں 52-45 ڈگری سینٹی گریڈ چل رہا ہے بجلی بھی نہیں ہے سارے ٹرانسفارمر جل گئے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی 10 کروڑ روپے اُس میں تین کروڑ دیئے ہیں۔ 3 کروڑ میں 10 سے 15 ٹرانسفارمرز آئیں گے۔ ایک ٹرانسفارمر کی قیمت 25 لاکھ ہے۔ اور ایک کھمبے کی قیمت تین لاکھ ہے۔ تو ہمیں ensure کیا جائے کہ جو اپوزیشن کو، ناں صرف میں اپنی بات کرتا ہوں، تمام اپوزیشن کو جتنے فنڈز allocate کیے ہیں، کچھ کو تو دیا ہی نہیں ہے۔ آپ مہربانی کریں اپنی commitment پوری کریں۔ جب تک آپ commitment پوری نہیں کریں گے ہم اِس اجلاس سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اِس پر میر شعیب نوشیروانی صاحب، صادق سنجرانی صاحب، عبدالرحمٰن کھیتران صاحب اگر آپ چلے جاتے ہیں اِن کو۔صادق عمرانی صاحب۔

(اِس مرحلے میں سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب نے اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بغیر مائیک کے بولے)

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ کے جوالفاظ ہیں وہ اس کارروائی سے حذف کیئے جاتے ہیں۔ جی صادق عمرانی صاحب! kindly آپ چلے جائیں میر عاصم کرد گیلو صاحب۔اب چونکہ حسبِ روایت اپوزیشن کی طرف سے بجٹ کے اوپر بات چیت کرنی تھی لیکن چونکہ وہ واک آؤٹ کر گئے ہیں تو آپ لوگوں میں سے کوئی اگر اِس کے speech اوپر بولنا چاہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): سر! اگر اپوزیشن لیڈر واک آؤٹ کر گئے ہیں تو آپ کسی اور کو بولنے دیں۔

جناب اسپیکر: وہ پہلے اپوزیشن لیڈر کریگا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: wait کر لیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: وہ بھی اُنہی میں سے ہیں تقریباً اپوزیشن کے نام سے، زاہد علی ریکی صاحب اور زرین خان مگسی صاحب ہیں۔ I don't know where is Zareen Magsi? زرین مگسی صاحب! اگر آپ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں یا آپ wait کریں گے اُسکا۔

میر زرین خان مگسی: جناب اسپیکر صاحب! میں بھی wait کروں گا اُس کے لیے۔

جناب اسپیکر: اچھا آپ بھی wait کرتے ہیں اُس کا۔چلیں wait کرتے ہیں پھر۔ملک نعیم صاحب! اگر کوئی problem ہے تو آگے آجائیں بیشک۔پھر آپ فرنٹ چیئر کو۔۔۔

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! اگر آپ بجٹ کے حوالے سے کچھ بولنا چاہتے ہیں بحث کرنا چاہتے ہیں تو پلیز۔

مولانا ہدایت الرحمٰن: بالکل صحیح ٹائم ملا ہے ویسے جب تک وہ آئیں گے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ اور ان کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پہلا بجٹ پیش کیا۔اور ظاہر ہے اس میں ضلع گوادر کو میں تو کہوں گا اگر نظر انداز کیا گیا ہے بالکل نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔اس میں جو ہمارے ساتھ وعدے کیے گئے تھے، جو ہمیں بجٹ دیا تھا اس سے اضافہ دیا ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے، شکریہ۔لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ بطور ایک بلوچستانی کے یا بلوچستان کے ایک فرد کے بجٹ تو ہر سال آتا ہے ہر سال بجٹ پیش ہوتا ہے اور منظور بھی کیا جاتا ہے۔تو سوال یہ ہے

کہ اس بجٹ کے عوام کی زندگی پر کتنے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔آج بھی بلوچستان میں تقریباً 60 فیصد بچے سکولوں سے باہر ہیں۔کھیتران صاحب سن لیں، اگر پیٹھ میری طرف نہ ہو چہرہ ہو تو اچھا ہے۔آج بھی 60 فیصد بچے اسکولوں سے باہر ہیں۔اور اسی طرح آج بھی جناح اسپتال، سول اسپتال کراچی چلے جائیں وہاں بھی وہاں کے فٹ پاتھ پر بلوچستان کی مائیں اور بہنیں آج بھی آپ کو سوتے ہوئے نظر آئیگی۔آج بھی ہمارے ضلع گوادر جو سی پیک کے ماتھے کا جھومر ہے ان کی دیہاتوں میں شہروں میں آج بھی ایسے پانی کے ذخیرے ہیں کہ جانور اور انسان ہمارے کولاچ کے ایریا میں وہاں جانور اور انسان ایک ہی گھڑے سے پانی پیتے ہیں۔ مجھے افسوس ہوا کہ سی پیک کا کوئی بجٹ بلوچستان کے اس بجٹ میں سی پیک کا کوئی وجود نہیں ہے۔ابھی ایک مرکزی وفد چائنا گیا تو اس میں بلوچستان کے وزیراعلیٰ سمیت کوئی بھی ممبر شامل نہیں تھا۔اسلام آباد سے لاہور تک موٹروے بنی، سی پیک کے پروجیکٹ میں۔اسلام آباد سے پشاور موٹروے بنتی ہے۔اسلام آباد سے ملتان، سکھر، کراچی، پشاور، سوات، موٹروے سی پیک کے پیسوں میں بنتی ہے اور مکمل ہوئی ہے لیکن اسلام آباد سے کوئٹہ سی پیک کی مد میں کوئی پروجیکٹ نہیں بنا اسلام آباد سے کوئٹہ نہیں بنتا۔پشاور بنتا ہے لاہور کراچی بنتا ہے لیکن اسلام آباد سے کوئٹہ نہیں بنتا ہے یہ وفاقی کی حکومت کی بلوچستان کے ساتھ بدنیتی نہیں ہے۔ وفاقی حکومت کی بلوچستان کے ساتھ نفرت اور بغض اور حسد نہیں ہے۔کہ ایک کلومیٹر موٹروے بلوچستان میں نہیں ہے موجودہ بجٹ پیش ہوا حالانکہ وفاقی حکومت کے اتحادی بھی یہاں موجود ہیں بلوچستان میں اتحادی حکومت ہے۔سی پیک سے بلوچستان کیوں، ایک کلومیٹر موٹروے نہیں ہے۔کیوں نہیں ہے؟لاہور میں پچھلے سال پچھلی حکومت میں وزیرخزانہ پنجاب بجٹ پیش کر رہا تھا تو اس کی بجٹ speech آج بھی موجود ہے ریکارڈ میں کہ اورنج ٹرین ہم سی پیک پروجیکٹ سے بنا رہے ہیں۔ وزیرخزانہ پنجاب اسمبلی میں اپنی بجٹ speech میں کہتا ہے کہ ہم سی پیک پروجیکٹ سے اورنج ٹرین لاہور میں بنا رہے ہیں۔ اسپیکر صاحب!بلوچستان کے بغیر سی پیک مکمل ہے؟ کیا گوادر کے بغیر سی پیک مکمل ہے؟ تو اورنج ٹرین لاہور میں بنتی ہے بتاؤ موٹروے پنجاب، کے پی اور سندھ میں ہے۔ بلوچستان میں ایک کلومیٹر موٹروے نہیں ہے کیوں؟ بجٹ میں سی پیک کیوں نہیں ہے؟ بلوچستان کے ساتھ اتنی نفرت اتنا تعصب کیوں ہے؟ بلوچستان کو اس سی پیک میں کیوں؟ ہاں سی پیک کی مد میں جتنا کہتا ہے کہ یہ جو دھماکے ہو رہے ہیں یہاں جو خودکش ہو رہے ہیں یہ سی پیک کی وجہ سے ہو رہے ہیں یہاں جو law and order کے مسائل ہیں سی پیک کی وجہ سے ہیں۔ہم زیادہ چیک پوسٹ اس لئے بنا رہے ہیں کہ سی پیک کو خطرہ ہے۔مطلب تین صوبوں میں سی پیک تو وہاں اور دھماکے بلوچستان میں ہوتے ہیں۔ law and order کے مسائل بلوچستان میں ہیں یہ کیوں؟ اس میں پوری حکومت کو پورا ایوان کو اپوزیشن کو بھی حکومت کو بھی ہر فرد کو اس میں وفاقی حکومت سے احتجاج کرنا چاہیے۔میں ساتھ یہ بھی کہتا ہوں ایک ادارے میں، مَیں پورے ایوان سے کہتا

ہوں۔اسپیکر صاحب!!! ایک اور یہ کہ بلوچستان ایک چیز میں اول نمبر پر ہے۔ہمیں تو شروع میں احتجاج بھی کرنا چاہیے تھا اسپیکر صاحب۔میں چار بجے فکس اسمبلی میں آیا تھا فکس ایک منٹ بھی آگے پیچھے نہیں تھا۔تو ماشاءاللہ پانچ بجکر پانچ منٹ پر اجلاس شروع ہوا۔ایک گھنٹہ پانچ منٹ ہم لیٹ ہیں۔تو اس ایوان کو چلانے کی ذمہ داری ہم اللہ کو حاضر و ناظر جان کر ہم حلف اٹھاتے ہیں، قسم اُٹھاتے ہیں۔بلوچی اور پشتون میں ہے کہ قسم کے لئے لوگ جان دیتے ہیں۔ہم بطور اسپیکر، بطور ممبر، بطور وزیر اعلیٰ، بطور وزیر ہم حلف اُٹھاتے ہیں، یہ جو ہمارے اِس طرف اور اُس طرف لوگ آکر بیٹھتے ہیں سوا کروڑ انسانوں میں جو 65 لوگ ہیں۔بلوچستان کی آبادی ڈیڑھ کروڑ ہے۔اور ڈیڑھ کروڑ میں 65 لوگوں کو یہ دیکھنے آتے ہیں۔کہ وقت کی پابندی کرتے ہیں؟ وژن رکھتے ہیں؟ کردار رکھتے ہیں؟ اسمبلی کو چلا سکتے ہیں؟ یہ بلوچستان کو چلا سکتے ہیں؟ یہ بلوچستان کی قوم کو ایک وژن مستقبل اور ایک ٹریک پر لا سکتے ہیں۔یہ مجھے اور آپ کو دیکھنے کیلئے آتے ہیں اس ایوان کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔تو مَیں آپ سے گزارش کروں گا۔اس ایوان کو چلانے کے لئے آپ کی ذمہ داری ہے آپ نے حلف اُٹھایا ہے۔اگر ہم لوگ وقت پر یہ ایوان نہیں چلا سکے تو بلوچستان کو نہیں چلا سکتے ہیں۔ہم بلوچستان کو چلانے کے اہل نہیں ہیں، جب ہم اس 65 کے ایوان کو ہم نہیں چلا سکتے ہیں۔ مَیں کہہ رہا تھا کہ بجٹ تو پیش ہوا پتہ نہیں کتنے ارب کا بجٹ ہے۔تو ہمارا ایک مسئلہ ہے کرپشن اسپیکر صاحب۔ہمارا ایک انٹرنیشنل ادارہ نے ایک رپورٹ دی ہے کہ بلوچستان پاکستان میں نہیں انٹرنیشنل سطح پر کرپشن میں اوّل نمبر پر ہے۔ساٹھ سے ستر فیصد یہاں کمیشن خوری ہے، کرپشن ہے۔اگر 930 بلین کا یہ بجٹ ہے اگر 60 فیصد کرپشن ہوتی ہو۔جب تک ہم کرپشن کا خاتمہ نہیں کریں گے تو اس کے ثمرات عوام تک نہیں پہنچیں گے۔جب تک کرپشن کا خاتمہ نہیں کریں گے، عوام کو بنیادی سہولیات نہیں دے سکیں گے۔اور روڈ کا نظام ہم نہیں دے سکیں گے۔اس لئے پہلے بھی بجٹ پیش۔میری ایک گزارش ہے حکومت سے بھی اور پورا ایوان سے بھی۔اور بطور ممبر صوبائی اسمبلی، گوادر میں گزشتہ 15 یا 20 سال میں 40 سال میں دو سو ارب روپے سے زیادہ لگے ہیں۔لیکن وہاں ایم پی اے صاحب کے اِتنے percent، منسٹر صاحب کے اتنے percent اور XEN صاحب کے اتنے percent۔جس کی وجہ سے کوئی ترقی کے اثرات اور ثمرات گوادر میں نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: ہدایت الرحمٰن صاحب! ہم اپوزیشن کو واپس آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن: جزاک اللہ۔تو یہ جب کرپشن ہے۔مَیں آپ سے کہتا ہوں کہ اس بجٹ میں میری تجویز یہ ہے کہ ہم کرپشن کے خاتمے کیلئے بلوچستان میں جہاد کریں۔کیونکہ پورے ایشیا میں اوّل نمبر بلوچستان ہے کہ یہاں 60 سے 70 فیصد کرپشن ہوتی ہے۔یہ رپورٹ ہے کتنی؟۔۔۔(مداخلت) 85 فیصد انٹرنیشنل ادارے کی رپورٹ ہے جو پوری دنیا میں، ایشیا میں، پاکستان میں نہیں پورے ایشیا میں۔جب پورے ایشیا میں بلوچستان فرسٹ نمبر پر ہے یہ

ہمارے لئے داغ ہے کہ ہم کرپشن کے بغیر اِس بجٹ کو عوام تک نہیں لے جا سکتے ہیں۔اس کے ثمرات اوراثرات بلوچستان کے عوام کو نہیں دے سکتے ہیں۔ایم پی اے کے دس فیصد کمیشن۔منسٹر کے اتنے کمیشن، XEN صاحب کے اتنے کمیشن ۔عوام کو کیا،عوام تک کتنا جائے گا عوام تک ہم کتنا خرچ کر سکیں گے،عوام تک اس کے ثمرات ہم پہنچا سکیں گے؟ تو یہ میں بطور ممبر، ہم سب اللہ کو کیا جواب دینگے۔جب آج علاج کے غرض سے بھی سول ہسپتال کراچی کے فٹ پاتھ پر بلوچستان کی مائیں سو رہی ہوتی ہیں۔پورے بلوچستان میں علاج نہیں ہے تو ہم اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو کیا جواب دینگے؟ مَیں نے پچھلی دفعہ بھی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا حوالہ دیا تھا۔یہ ہم سب کے لئے ہے کہ وہ ایک عید کے موقع پر اپنے گھر چلے گئے ،حکمران تھے اپنی بیٹی نے پیاز کھانے کی وجہ سے ہاتھ میں منہ رکھی تھی کہ بد بو آ رہی ہے۔عمر بن عبدالعزیز نے کہا بیٹیوں ،بچوں اگر مَیں چاہتا تو تمہارے دستر خوان پر مختلف انواع واقسام کے کھانا رکھ سکتا تھا لیکن کیا تم چاہتے ہو کہ اچھا کھانا تمہیں کھلاؤں اور تمہارا باپ جہنم کا ایندھن بن جائے۔تو مَیں اور آپ سب ایوان والے تمام ممبران کیا کل بلوچستان کے لوگ تڑپ رہے تھےہسپتالوں میں، بلوچستان کے لوگ مر رہے تھے، بلوچستان کے لوگ بغیر ڈاکٹر اور بغیر دوا کے تڑپ رہے تھے، بلوچستان کے لوگ ویسے بغیر پانی کے اُن گڑھوں سے جہاں جانور پانی پیتے تھے، وہ مَر رہے تھے، مجھے نماز نہیں بچا سکتی مجھے حج اور عمرہ نہیں بچا سکتے۔ہمیں انصاف بچا سکتا ہے مساوات بچا سکتی ہے۔جب مَیں انصاف کروں گا تب مَیں اللہ کے عذاب سے بچ سکوں گا۔میری بجٹ تقریر یہ کی ہے کہ کرپشن کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اُسکا خاتمہ کریں۔دوسری تجویز ہے اسپیکر صاحب! کہ مغل بادشاہوں کی طرزِ زندگی ختم کریں سادہ زندگی اختیار کریں۔سرینا ہوٹل اور PC ہوٹل کے کھانے خدا کے واسطے بند کریں۔یہ سیر سپاٹے وزیر اعلیٰ اور اُسکے کھانے بند کریں۔آپ مجھے بتائیں جو سرینا اور وزیر اعلیٰ اُس میں جو کھانے کا خرچہ ہے یہ میرے غریبوں کے سارے سال کے خرچے سے زیادہ ہے۔یہ میرے غریب کے سارے اخراجات سے زیادہ ہے جو وزیر اعلیٰ ہاؤس، گورنر ہاؤس، سرینا ہوٹل اور PC ہوٹل میں جب کھانا ہے، وزیر اعلیٰ صاحب سے اور آپ سب سے کہ ہم سادہ چائے کے ساتھ گزارا کریں اور سادہ زندگی اختیار کریں۔کس طرح ہم سرینا ہوٹل میں کھانا کھا سکتے ہیں جبکہ ہمارے ہسپتالوں میں پیناڈول کی ایک گولی نہیں ہے۔کس طرح ہم وزیر اعلیٰ ہاؤس میں گوشت کھا سکتے ہیں کہ ایک گڑھے میں جانور اور انسان ایک جگہ پانی پیتے ہیں۔آج بھی سول ہسپتال میں ہماری مائیں بہنیں تڑپ رہی ہیں اور علاج کے لئے کراچی جاتے ہیں۔کس طرح ہم کھانا کھا سکتے ہیں۔کس طرح گوشت کھا سکتے ہیں کس طرح ہم سرینا ہوٹل اور PC ہوٹل میں کھانا کھا سکتے ہیں ہم خدا کو جواب نہیں دیں گے؟ سادہ طرزِ زندگی اختیار کریں یہاں کی بیوروکریسی مغل بادشاہ ہے بلوچستان کی۔یہاں کے ہمارے وزراء مغل بادشاہوں کی طرح رہتے ہیں وہ دنیا کی بڑی بڑی گاڑیاں، فیول کے اخراجات، گاڑی کے اخراجات، دفتر کے اخراجات میری وزیر اعلیٰ صاحب سے سب سے درخواست

ہے کہ سادہ زندگی اختیار کریں سادگی اختیار کریں کم کھانا کھائیں بھوک اور پیاس برداشت کریں۔انشاءاللہ ہم بلوچستان کے لوگوں کو اس طرح ترقی دے سکتے ہیں۔ میری آخری بات یہ ہے کہ مَیں حکومت سے بھی اور آپ سب سے اسپیکر صاحب! یہ پیسوں کی کمی بلوچستان میں نہیں ہے۔ اسپیکر صاحب! وسائل کی کمی بلوچستان میں نہیں ہے ایمانداری کی ضرورت ہے قیادت کی ضرورت ہے جوابدہ یہ ہے آخرت میں جوابدہی کی ضرورت ہے۔ کہ ہم تمام ممبران یہ جو مَیں بات کرر ہا ہوں تمام ممبران، مَیں نے آج سیکرٹری اسمبلی کو خط بھی لکھا ہے آج کہ میرے جس دن اسمبلی نہیں ہے جس دن چھٹی کی ہے اس ایوان سے، اُس دن کی تنخواہ مَیں نے کہا کہ مجھے حق نہیں ہے اُس دن کی مراعات مَیں نے کہا کہ مجھے حق نہیں ہے اُس دن کا TA.DA مَیں نے کہا مجھے حق نہیں ہے جس دن مَیں اسمبلی میں نہیں آیا جس دن میں نے یہاں کارروائی میں حصہ نہیں لیا اللہ مجھ سے پوچھے گا، یہ قوم اور بلوچستان کے لوگ ہم سے پوچھیں گے اس لئے مَیں اور آپ مَیں بطور ایک ممبر صوبائی اسمبلی وعدہ کروں گا آپ سے کہ کرپشن نہیں کروں گا کمیشن خوری نہیں کروں گا قوم کے وسائل قوم پر خرچ کریں گے گوادر کے عوام پر خرچ کریں گے۔ کہ ہم کسی قسم کا کمیشن نہیں لیں گے۔ کہ ہم XEN سے کسی سے کمیشن نہیں لیں گے، روڈز میں نہیں لیں گے۔ ہسپتالوں میں نہیں لیں گے سڑک میں نہیں لیں گے اسکول میں نہیں لیں گے قوم کے پیسے قوم پر خرچ کریں گے۔ تو ہمارے تمام ایوان سے وعدہ کریں گے یہ تمام ایوان یہ ہمارے کھیتران صاحب! یہ مذاق نہیں ہے یہ آپ ایک مذاق نہیں سمجھیں۔ جس دن ہم مَر گئے اُس دن سے ہمیں ایک ایک پیسے کا حساب دینا ہوگا اللہ کے ہاں۔ ہمارے بچے تو بلوچستان میں نہیں ہیں۔ ہمارے بچے اسلام آباد میں ہیں دنیا کے دوسرے ممالک میں ہیں۔ ہمیں بلوچستان کے لوگوں کے حالات کو دیکھنا ہے۔ اس کی رپورٹ آجائے کہ آج بلوچستان کے لوگ کیسے ہیں۔ تو مَیں اپنی بجٹ اسپیچ میں مَیں خود بھی وعدہ کرتا ہوں اللہ کو حاضر و ناظر کر کے اس ایوان میں وعدہ کرتا ہوں اور یہ عزم کرتا ہوں کہ یہ جو بجٹ وزیر اعلیٰ نے ضلع گوادر کے لئے رکھا ہے جو بجٹ صوبائی حکومت نے ضلع گوادر کے لوگوں کے لئے رکھا ہے ایک ایک پیسہ ہم ضلع گوادر کے عوام پر خرچ کریں گے ایک ایک روپیہ ضلع گوادر کے عوام پر خرچ کریں گے۔ تا کہ وہاں کے لوگوں کو ترقی ملے اور کرپشن کا خاتمہ ہو۔ اور آخری بات یہ جو بجٹ ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے، جناب اسپیکر صاحب! ہمیں اچھے آفیسرز کی ضرورت ہے گوادر کو اچھے آفیسر کی ضرورت ہے اچھے ایماندار آفیسر لے آئیں تب ہمارے بجٹ پر عملدرآمد ہوگا۔ کمیشن خور نہیں کہ مجھے دس پرسنٹ، مجھے بی اینڈ آر صاحب، سی اینڈ ڈبلیو صاحب، دس پرسنٹ فلاں روڈ کا دے دیں، کام کرو یا نہ کرو۔ بیس پرسنٹ فلاں جگہ دے دو کام کرو یا نہ کرو۔ بیس پرسنٹ وہاں دے دو۔ یہ کوئی ہنسی والی بات نہیں ہے سب کو ایک دوسرے کا پتہ ہے۔ مَیں پیش کرتا ہوں اپنے آپ کو سب کو ایک دوسرے کا پتہ ہے مَیں اپنے آپ کو پیش کروں گا مَیں اب تو نیا ہوں آئندہ مجھے اللہ بچائے اب تک مَیں نے کمیشن نہیں کھایا ہے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ میں کوشش

کروں گا لبیک، باقی ایک دوسرے سب واقف ہیں مجھ سے الحمدللہ۔ اور مجھے آپ نے اچھا موقع دے دیا میں نے بائی کاٹ کیا تھا، اسپیکر صاحب! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آئندہ وقت پر اجلاس شروع ہونا چاہئے۔ آپ نے قسم اُٹھایا ہے آپ ایک پشتون ہیں آپ نے قسم اُٹھایا ہے کہ میں اس ایوان کو ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ اور منظّم طریقے سے ایوان کو چلاؤں گا۔ تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جو ہمارے ممبران وقت پر نہیں آتے میں نے پہلے بھی کہا کہ وقت پر نہیں آتے ہیں آپ اُنکے پورے مہینے کی تنخواہ کاٹ دیں۔ وہ پیسوں سے ڈرتے ہیں۔ آپ جتنا سزا دے دیں اُسکے جب پیسے آپ بند کریں گے وہ وقت پر آئیں گے اُن کی پورے مہینے کی تنخواہ کاٹ دیں۔

جناب اسپیکر: یہ سُن لیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن: آپ انکی مراعات بند کر دیں یہ وقت پر آئیں گے۔ کیسے تنخواہ لیتے ہیں کیا اللہ کو جواب نہیں دینا ہے؟ یہ اسپیکر صاحب مجھے بتائیں اس اسمبلی میں مجھے بتائیں کہ ایک اجلاس پر کتنا خرچہ ہوتا ہے اسپیکر صاحب آپ سے سوال ہے؟ ایک اجلاس کے ایک دن کے اخراجات کتنے ہیں؟ تو پھر کیوں اس کو وقت پر شروع نہیں کرتے ہیں کیوں اسکو منظّم نہیں کرتے ہیں کیوں اس کو فعال نہیں کرتے ہیں؟ یہ جو آتے ہیں ہم پر ہنستے ہیں۔ یہ اس طرح اُس طرف، ماشاء اللہ یہ vision دیں گے قوم کو؟ یہ منظر دیں گے قوم کو؟ یہ ترقی دیں گے بلوچستان کو آپ؟ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ یہ بجٹ جتنے وسائل ہیں میں وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بطور گوادر کے ماہی گیروں کے لئے پچاس کروڑ روپے ماہی گیروں کے لئے مجھے خصوصی طور پر وزیراعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ یہ ماہی گیروں کے لئے کیا ہے میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن یہ وزیراعلیٰ صاحب سب کو پتہ ہے کہ بلوچستان میں کرپشن ہے اُس کے خاتمے کے لئے اقدامات کیئے جائیں۔ اصلاحی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اُس اصلاحی کمیٹی کی جو سفارشات ہیں اُن پر عملدرآمد ہو۔ بلوچستان کو ترقی دیں بلوچستان کو فعال بنائیں بلوچستان کو پرامن بنائیں اور بلوچستان کو اتنی ترقی دے دیں کہ پنجاب اور کے پی کے نوجوانوں کی طرح یہاں کے نوجوانوں کو ٹیکنیکل تعلیم دے دیں ہنرمند کر دیں۔ تاکہ بلوچستان کے نوجوان ہمارا نام روشن کر دیں۔ بہت شکریہ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! آپ کی راہنمائی کا شکریہ۔ انشاءاللہ وتعالیٰ آپ نے جو نشاندہی کی ہے ہم کوشش کریں گے کہ punctual ہوں اور ٹائم پر یہ سارا نظام چلے اور ہماری کوشش ہوگی۔ جی۔

جناب زرک خان مندوخیل: جب تک پورا محکمہ اور ایم پی ایز اُس میں involved نہ ہوں تو محکمہ کو ہدایت الرحمٰن صاحب blame نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ کو پتہ ہے جب ایم پی ایز کی اپنی interest ہوگی تو پھر XENs کے ساتھ کچھ نہ کچھ کریں گے۔ جیسے کہ اُنہوں نے سی اینڈ ڈبلیو کو پوائنٹ آؤٹ کر دیا تھا۔ thank you.

جناب اسپیکر: جی علی مدد جتک صاحب۔

میر علی مدد جتک (وزیر زراعت وکوآپریٹوز): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب اسپیکر!مَیں بجٹ پر۔۔۔

جناب اسپیکر: اچھا علی مدد! اگر آپ دومنٹ کے لئے تشریف رکھیں مَیں، no problem, ok.done, done. علی مدد تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! ہم آپ کی عزت کرتے ہیں۔جو ہم نے واک آؤٹ کی ہمارے دوست آئے ہم نے جو اُن سے کہا، اُنہوں نے شور کی، ہم نے کہا کہ وزیر اعلیٰ صاحب ہمیں اِس فلور پر assurance دے دیں۔تو وہ دے دیں۔ابھی تقریریں تو ہوتی رہیں گی، تقریر ہی نہیں کریں گے۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): جناب اسپیکر! شکریہ ڈاکٹر صاحب نے بہت اہم ایشو کی طرف نشاندہی کی ہے۔دیکھیں جو allocations کا معاملہ ہوتا ہے اگر آپ back rercords نکالیں for the last five, six years. تو جو maximum اسکیمز کی implementations ہوئی ہیں جو مجھے briefings دی گئی ہیں بہت افسوسناک صورتحال ہے۔دس کروڑ روپے بھی ہم خرچ نہیں کر سکتے ہیں اُس اسکیم میں سال بھر میں بالکل ڈاکٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ ہم، مَیں یہ فلور آف دی ہاؤس پر ہم یہ پہلے پالیسی کیبنٹ میں بنا چکے ہیں کہ ہم جو fast moving schemes ہیں اُس میں ہم بالکل allocations بناتے رہیں گے ساتھ ساتھ، پورا سال بناتے رہیں گے اور جو slow moving schemes ہوں گی اُن کو اور slow کر دیا جائے because interrupts late منسٹر صاحبان نے، ڈیپارٹمنٹ نے، ایم پی ایز صاحبان نے، جو fast moving ہوں گی اُنکے allocations بالکل بنائیں گے۔ایک سیکنڈ کے لئے بھی allocations کی وجہ سے بلوچستان کے کسی بھی علاقے میں کام نہیں رکے گا۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: جی میر یونس عزیز زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم، بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔جناب اسپیکر صاحب! ہم سال میں ایک دفعہ بلوچستان کی تقدیر کو لکھتے ہیں۔اور بلوچستان میں ایک کوشش یہ ہوتی ہے کہ ایک خوبصورت بجٹ پیش کردیں اور بلوچستان کے لوگ اس سے مستفید ہوسکیں اور اسکے اچھے اثرات ہمارے خطے میں ہو جائیں اور بلوچستان کو جیسے مولانا صاحب نے کہا کہ کرپشن نے ہمیں مفلوج کرکے رکھ دیا ہے۔میں بحثیت اپوزیشن لیڈر پچھلے اپنے پانچ سالوں کو اور ابھی اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کرتا ہوں کہ میرے پچھلے جتنے بھی ریکارڈز ہیں سی ایم صاحب سے میری درخواست ہے کہ میرے حلقے میں مجھے جتنے پیسے ملے ہیں میرے

کہنے پر یا دوسرے لوگوں کو ملے ہیں اِن سب کا احتساب کر لیں تاکہ مَیں بھی سرخرو ہو جاؤں کہ اگر مَیں نے کوئی کرپشن کی ہے تو وہ بھی سامنے آجائیگی ہر بندہ اگر ہم اِس طرح اپنے آپ کو انصاف کے لئے پیش کر لیں تو میرے خیال میں بلوچستان سے یہ دھبہ دُور ہو جائے گا اور بلوچستان میں اس طرح بھی نہیں ہے کہ جس طرح لوگ کہتے ہیں کہ جی بلوچستان اسی پرسنٹ ،نوے پرسنٹ ،سو پرسنٹ ،اس طرح بھی نہیں ہے کہ لوگ کھا جاتے ہیں یہ کہتے ہیں یہ باتیں بھی صرف کہنے اور سننے والی ہیں۔اس طرح بھی نہیں ہے بلوچستان میں، بلوچستان میں بہت ساری چیزیں ہیں بلوچستان میں کام ہو رہے ہیں بہت سارے پروجیکٹس پر اگر کسی نے نہیں دیکھا ہے تو وہ جا کر کے دیکھ سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر! ہمارے وزیرخزانہ صاحب نے خوبصورت بجٹ پیش کی اور اسمیں پلس مائنس جو بھی ہے سب کچھ کر دیا تو اُسمیں اگر اسکا جائزہ لیا جائے تھوڑی سی مَیں سب سے پہلے اُنہوں نے تعلیم پر بات کی تھی کہ جی تعلیم پر اس بجٹ میں کوئی ایسا پروجیکٹ ہمیں نظر نہیں آیا کہ جو بلوچستان کی تقدیر کو بدل سکے۔نہ اسمیں کسی نئے کالج کا ذکر ہے نہ اسمیں کوئی یونیورسٹی کا ذکر ہے نہ کسی کیڈٹ کالج کا ہے نہ کوئی اچھے سے اسکول کا کہیں ذکر ہے کوئی اسطرح کا پروجیکٹ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی اس طرح کے پروجیکٹس ہونی چاہیے کہ ہم تعلیم کو آگے اگر لے جا رہے ہیں اُس کے لئے اتنے پیسے رکھ رہے ہیں تو اُس میں ہمیں ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے تھا کیونکہ پرانی اُس میں بہت ساری چیزیں ہیں لیکن اس بجٹ میں ہمیں کوئی اس طرح کی کوئی چیز نظر نہیں آئی تو میری گزارش یہ ہے کہ اس پر ذرا سی ایم صاحب اور اُنکی ٹیم غور کر لیں کہ اس میں جتنا اگر کر سکتے ہیں اُن کے پاس جتنے پیسے ہیں وہ تعلیم کے لئے بھی انہی صورتوں میں خرچ کیئے جائیں اور تمام اضلاع کو دیکھا جائے اگر واشک کو دیکھا جائے یا پسماندہ علاقے ہمارے دوسرے ہیں اُنکو پہلے فوکس کر لیں تاکہ اُن کو اس سے کچھ دیا جائے۔دوسری بات یہ ہے کہ ہماری موسمیاتی تبدیلی پر پیسے رکھے گئے ہیں لیکن پچھلے بجٹ اُس میں بھی پیسے رکھے گئے تھے اُن میں کسی کا کچھ پتہ نہیں چلا کہ موسمیاتی تبدیلی کے لئے جو پیسے رکھے گئے تھے وہ پیسے کہاں چلے گئے۔کس مد میں خرچ ہوئے ہیں اور کن لوگوں کو ملتے ہیں۔اُس میں ذکر ہے نصیر آباد ڈویژن کا ،کہ نصیر آباد میں موسمیاتی یا دوسرے اضلاع کے ڈویژنوں کی بات ہے مَیں نصیر آباد کو اگر لے لوں تو آپ اور میں جا کر کے دیکھ لیں موسمیاتی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اُنکی جو فصلات ہیں وہ تباہ ہو گئی اور فصلات کے ساتھ ساتھ جو اُن کی زندگی ہے نصیر آباد ڈویژن کی شہری زندگی کو اگر دیکھا جائے تو ایک مرتبہ اگر بارش ہوتی ہے تو چھ چھ مہینے تک وہاں پانی رکا رہتا ہے۔کم سے کم اِن میں کچھ پروجیکٹس ایسے رکھے جائیں کہ جو سیوریج کے نظام کو درست کیا جائے جو شہری علاقے ہیں ہمارے اُن میں سیوریج کے نظام کو درست کیا جائے مجھے اس پر ابھی تک کوئی یہ پیسوں کی کم سے کم اگر ڈیٹیل دے دیں کہ آئندہ اِن کو کس مد میں خرچ کیا جائے اگر جو پیسے رکھے ہیں وہ ناکافی ہیں تو کچھ پیسے اور رکھ لیں ان میں تاکہ ہمارا نظام ٹھیک ہو جائے۔ دوسری بات صحت کے حوالے سے بھی اِس دفعہ کوئی خاص ہمیں کوئی

پروجیکٹ، جو اچھا سا ایک پروجیکٹ ہو کوئی بڑا ہسپتال ہو اور صحت کے حوالے سے جتنے بھی ہاسپٹل ہوں وہ دے دیں، وہ کوئٹہ کے ہاسپٹلوں کے علاوہ صوبے کی کسی اور ہاسپٹل کو کوئی ترجیح نہیں دی گئی ہے کہ یہ کوئٹہ صوبہ کے علاوہ بھی پورا بلوچستان ہے جیسے کہ پینتیس ڈسٹرکٹس ہیں اسی طرح یہاں ہمارے وزیرخزانہ صاحب نے چوالیس ڈسٹرکٹس گنے ہیں باقی آٹھ کو ہم ڈھونڈ رہے ہیں کہ باقی آٹھ ڈسٹرکٹس کہاں ہیں؟ اور تعلیم پر جو اسامیاں رکھی گئی ہیں پانچ سو تینتیس اور کچھ پرانی ہیں پانچ سو پینتیس ہیں اگر دیکھا جائے تو جناب اسپیکر! میرے ڈسٹرکٹ میں ڈسٹرکٹ خضدار کی اگر بات کردوں پورے بلوچستان کو چھوڑ دیں ڈسٹرکٹ خضدار میں 166 اسکول ابھی تک بند ہیں آیا یہ 535 پوسٹیں نئی رکھی گئی ہیں ان کے لئے کتنے اسکول کھلیں گے اگر ان کو 36 پر تقسیم کیا جائے تو میرے خیال میں پانچ چھ اسکولیں کھلیں گے باقی سارے اسکولیں کھلیں گے اُنکے لئے ہم نے کیا کرنا ہیں اُنکے لئے اس بجٹ میں کیا رکھا گیا ہے SBK والی جو پوسٹیں ہیں وہ کب اناؤنس ہونگی اُنکو کس طرح کرنا ہیں؟ اور اُنکو، اِنکو ملا کے یہ 535 آیا کسی نے یہ calculations کی ہے۔کہ جی یہ 535 پوسٹوں میں سے یہ کتنے اسکول ہمارے بند ہیں اُنکے لئے کیا ہوگا۔ یا بغیر calculations کئے یہ پوسٹیں create کی گئی ہیں اور کالجز میں جو رکھی گئی ہیں میرے خیال میں 192 پوسٹیں۔تو 192 پوسٹ رکھنا اور انکو کس پر تقسیم کروگے اگر کالج آپ گن لیں میرے خیال میں دو دو، تین تین پوسٹیں ہر کالج کے لیے جائیں گی، تو میری سی ایم صاحب سے گزارش یہی ہے کہ آپ ان پر ذرا توجہ ایک دفعہ دوبارہ دے دیں اپنی ٹیم کو بٹھائیں۔اور بلوچستان کے حالت پر رحم کھا کر اِن کو دوبارہ دیکھا جائے، جہاں ہماری ضرورتیں ہیں پہلے اُن کو پورا کیا جائے۔تو اِس کے ساتھ ساتھ ہماری لوکل باڈیز جو ہماری ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت ہم لوکل باڈیز کو کہتے ہیں ہماری basic چیزیں جو ہیں وہ لوکل گورنمنٹ سے وابسطہ ہیں اور جو پیسے اِس کے لیے رکھے گئے ہیں وہ میرے حساب سے بہت کم ہیں اِن کو بڑھایا جائے، اِن کے فنڈ کو لوکل گورنمنٹ کو مزید اگر برابر کرنا ہے کیونکہ یہ چار، پانچ سالوں سے لوکل گورنمنٹ ہماری وجود میں ہے اُن کو ایک روپیہ بھی کہیں سے نہیں مل رہے ہیں اِس دفعہ کچھ پیسے ملے ہیں اُن کو وہ بالکل ناکافی ہیں اِن کے فنڈز کو مزید بڑھایا جائے اور آگے اگر ہم آجاتے ہیں زراعت کی طرف کیونکہ ہمارے بلوچستان کا سب سے بڑا دارومدار نہ ہمارے معیشت کا وہ زراعت پر ہے اور زراعت پر جو solar water supplies رکھی گئی ہیں اُن کے علاوہ بڑا پروجیکٹ یا کوئی ریسرچ سینٹر یا ریسرچ کے لیے کوئی چیزیں یا کوئی بیج کے لیے یا کسی اور اُس کے لیے کوئی ایسی چیزیں ہمیں نظر نہیں آرہی ہیں کہ اِن پر ذرا توجہ دی جائے کہ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت ہے اِس کو مزید مستحکم کیا جائے اور تیسری بات اگر ہم آگے آجاتے ہیں ہماری صنعت پر اگر ہم بات کرلیں تو اِس دفعہ کوئی بھی ایسی فیکٹری یا کوئی صنعت کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ ہمارے لوگ جو ہیں نہ وہاں نوکری کرسکیں ہمارے لوگوں کو وہاں روزگار مل سکے تو اِس پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

(خاموشی/اذان عصر)

جناب اسپیکر: جی یونس صاحب۔

قائدحزب اختلاف: جی جناب اسپیکر صاحب! ہم اگر مواصلات اور تعمیرات کی طرف جاتے ہیں روڈز کی طرف اگر ہم جاتے ہیں، مَیں سی ایم صاحب سے یہی گزارش کروں گا کہ جتنے بھی روڈز مَیں نے دیئے یا کسی اور ممبر نے دیئے مہربانی کر کے اِن کو دوبارہ check کیا جائے کہ آیا ہم نے اربوں روپے کروڑوں روپے ایک ایک روڈ کے لیے رکھے ہیں آیا یہ feasible ہے یا نہیں؟ ہم اپنی کیا کہتے ہیں اپنی ضرورت کو دیکھیں کہ جہاں ہمیں سب سے پہلے ضرورت ہے روڈ کی تو ہم وہاں پہلے روڈ بنائیں ہم اپنے پسماندہ علاقوں کو دیکھیں ہمارے رخشاں ڈویژن میں اگر آپ جائیں تو میرے خیال میں میلوں میل روڈ کا نام ونشان نہیں ہے تو وہاں کے لوگوں کو اگر روڈ کی ضرورت ہے تو پہلے اُن کو دیا جائے مَیں یہ نہیں کہتا ہوں کہ میرے حلقے میں ضروری ہے، مجھے ضرورت ہے میرے حلقے والوں کو بھی ضرورت ہے لیکن یہ ہے کہ ہم بلوچستان کو مدنظر رکھ کر ہم یہ کام کریں اور ہم غیر ضروری جو روڈز، کچھ ہمارے شنید میں آیا ہے کہ کچھ ممبران نے ایسے روڈز دے دیئے ہیں کہ میرے خیال میں دن میں پانچ گاڑیاں بھی نہیں جاتی ہوں گی اور ایسے روڈوں کا بالکل حال احوال نہیں ہے کہ جن پر سینکڑوں گاڑیاں نہ دن میں سفر کرتی ہیں نہ لوگ سفر کرتے ہیں۔ میری گزارش یہی ہوگی سی ایم صاحب سے کہ تھوڑا سا خود بھی اِن کا جائزہ اپنی کسی ٹیم کے ذریعے لے لیں اگر کوئی غیر ضروری اسکیم ہے اُس کو drop کر کے کسی اچھے اُس میں دے دیں تاکہ اِس سے علاقے کی اور بلوچستان کی۔ اور تیسری بات اب ہم آب نوشی پر آجاتے ہیں PHE سردار صاحب کے ڈیپارٹمنٹ، PHE اِس میں میری درخواست یہ ہے کہ اس میں کم سے کم یہ کر لیتے کہ ہماری واپڈا کا جو حال ہے وہ تو بُرا حال ہے اور واپڈا کے ساتھ ساتھ واپڈا نے ہمیں مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک تو ہمارے ایگریکلچر کو تباہ کر دیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ ابھی پینے کے پانی کے لیے نہ وہ بھی واپڈا ہمیں نہیں دے رہا ہے۔ میری درخواست یہی ہے کہ اِس بجٹ میں سی ایم صاحب سے کہ کچھ اضلاع میں یا کچھ حلقے جتنے بھی ہیں اُن میں کم سے کم تیس یا پینتیس ٹیوب ویل ایسے تھے جو بجلی پر تھے اُن کو سولر سسٹم پر شفٹ کر دیں تاکہ لوگوں کو پینے کے لیے پانی میسر ہو یہ بہت ضروری چیزیں ہیں جن کی مَیں نشاندہی کر رہا ہوں اِس پر ضرور توجہ دینی چاہیے تاکہ ہماری PHE کا یہ مسئلہ حل ہو جائے اور لوگوں کو کم سے کم پینے کا پانی میسر ہو کیونکہ واپڈا نے جہاں بھی ہے واپڈا کا PHE بل نہیں دے رہا ہے، سردار صاحب بیٹھے ہیں اُن کو پتہ ہے واپڈا کو کوئی پیسے نہیں مل رہے ہیں نہ PHE کی طرف سے مل رہے ہیں نہ کہیں سے مل رہے ہیں تو اِسی وجہ سے وہ کنکشن کاٹ کر کے لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ اِسی طرح مرحلہ وائز نہ یہ اِن کو سولر سسٹم پر شفٹ کیا جائے۔ تو یہ چیزیں ضروری ہیں اِن پر ہم نے عملدرآمد کرنا ہے اِسی طرح کھیل پر آجائیں یا بہت ساری چیزیں

ہماری surplus میں ہمارے پاس جو رقم موجود ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ surplus کی رقم کو بجائے lapse کرنے کے یا کسی اور کو خوش کرنے کے لیے اُس کو بلوچستان پر خرچ کیا جائے جتنی جلدی ہو سکے آپ تعلیم پر اُس کو خرچ کر لیں آپ صحت پر خرچ کر لیں lapse کوئی پیسے نہیں ہونے چاہئیں آپ کے پاس ٹائم ہے آپ اِس پر کام کر سکتے ہیں آپ دیکھیں جو جو پراجیکٹ ہیں surplus جو آپ کے پیسے ہیں اِن کو مختلف اُس میں خرچ کریں۔ تیسری بات ہماری جو ہم آتے ہیں امن وامان پر۔ ماشاءاللہ امن وامان پر ہم نے اِن کے پیسے اچھے خاصے بڑھا دیئے 54 سے 84 ارب روپے ہم نے امن وامان کو دیئے اور امن وامان کی حالت پر جتنے بھی پیسے دیں گے امن وامان کی حالت اُتنی بگڑتی جائے گی۔ میری گزارش یہ ہے کہ اِسکی structure اِس طرح کا بنایا جائے کہ امن وامان کو لیویز کی تنخواہوں کو آپ پولیس کے برابر کر لیں اور پولیس کی تنخواہوں کو آپ دوسرے صوبوں کی تنخواہوں کے برابر کر لیں اگر اُس میں پنجاب پولیس کا ایک سپاہی ایک لاکھ روپے تنخواہ لے رہا ہے تو یہاں پچاس ہزار روپے لے رہا ہے اور اگر پولیس کا بندہ یہاں پچاس ہزار روپے لے رہا ہے تو لیویز کا تیس ہزار روپے لے رہا ہے تو کس طرح کام کریں گے یہ لوگ۔ اِن چیزوں پر ذرا focus کرنا چاہیے بجائے کہ ہم اُن کو اور مراعاتیں دے دیں ہم اِن چیزوں کو focus کر لیں تاکہ پولیس آپ کی مضبوط ہو آپ کی لیویز مضبوط ہو آپ کو کسی اور فورس کی ضرورت نہیں پڑے گی اور جن فورسز پر ہم اِتنے پیسے خرچ کر رہے ہیں وہ پیسے آپ کے اپنے صوبے پر خرچ ہوں گے اور آپ کے اپنے علاقے میں ہونگے اور آپ کے اپنے لوگوں پر خرچ ہونگے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ پولیس لیویز اور ہمارے پاس جو دوسرے ادارے ہیں ہم اُن پر اپنے آپ کو focus کر لیں اِن کو مراعات دے دیں اِن کو trained کر دیں اور اِنشاءاللہ وتعالیٰ امن وامان کو اِس کی۔ اور ماہی گیری پر پیسے دیئے گئے ہیں اور اِس کا حساب نہ ہم آگے جا کر ہم مولانا صاحب سے لے لیں گے کہ جی ماہی گیری کے لیے اتنے پیسے دے دیئے آپ نے کیا کِیا۔ کیونکہ وہ لمبی لمبی، چوڑی تقریریں کر رہے ہیں ہمارے بھائی ہیں ہم اُن کے ساتھ ہیں اِنشاءاللہ تعالیٰ مجھے اُمید ہے۔ ماہی گیری کا مشیر ہے لیکن ہم مولانا صاحب سے پوچھیں گے جو بھی ہوگا ہم مولانا صاحب سے اِس کا حساب لے لیں گے اور اِسی کے ساتھ مَیں جناب اسپیکر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دے دیا اور ہم سب بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب عہد کر لیں کہ ہم نے اِس صوبے کو آگے لے جانا ہے۔ بہت ہو گیا ہم نے کر لیا بہت کچھ ہو گیا اِس صوبے کے ساتھ اب ہم نے اِس صوبے کو بنانا ہے یہ ہمیں دو تین مہینے ہو گئے ہیں اور اِس دو تین مہینوں میں ہم نے جو بجٹ پیش کر دیا مختصر عرصے میں بہت ساری چیزوں کی مَیں نے نشاندہی کر دی اور دوسرے دوست بھی نشاندہی کریں گے، مجھے اُمید ہے کہ قائد ایوان صاحب اِن پر اپنی ٹیم بٹھائیں گے اور اِن پر بات کر لیں گے کہ اگر اِن کی افادیت ہے تو اِنشاءاللہ تعالیٰ مجھے اُمید ہے کہ وہ بجٹ کا حصہ اِن کو بنائیں گے اور بلوچستان کو ہم ایک اچھا خوبصورت بجٹ دے دیں یہ

صوبہ ہم سب کا ہے کسی ایک کا نہیں ہے اس صوبے نے ہمیں 65 بندوں کو بھیجا ہے ہم پر فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی ایک ایک چیز کا دفاع کرلیں۔اور اِس کے ساتھ ساتھ وفاق کے ساتھ ہمارے جتنی بھی sources ہیں وفاق کے ساتھ جتنے بھی ہمارے فنڈز ہیں اور خاص کر ریکوڈک کے ہیں یا دوسرے مسئلے ہیں اور ہمارے جتنے پیسے وفاق کے پاس ہیں اِن سب کے لیے سی ایم صاحب ایک ٹیم بنائیں گے وہ پیسے بلوچستان میں آئیں گے، انشاءاللہ وتعالیٰ بلوچستان ترقی کرے گا اور عہد کرلیں کہ اس صوبے کو ہم نے بنانا ہے اور اِس صوبے کے لیے ہم نے قربانی دینی ہے۔تو تمام دوستوں کا مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں اور جناب اسپیکر! آپ کا بھی شکریہ کہ آپ نے موقع دے دیا اِس صوبے کے لیے اِس قوم کے لیے اِس وطن کے لیے ہم نے قربانی دینی ہے اور اس کا عہد کرتے ہیں آج۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you Leader of the Opposition ۔زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔Thank you جناب اسپیکر صاحب! آپ نے مجھے موقع دے دیا۔ جناب اسپیکر صاحب! بجٹ کے بارے میں بحث ہو رہی ہے 2024-25 میں، جناب اسپیکر صاحب! یہ بجٹ جو 24-25 کا جو ذمہ دار میں ٹھہرا رہا ہوں P & D کا minister ظہور ہے اور جو پیش کیا، میر شعیب نوشیروانی فنانس منسٹر نے۔تو یہ ذمہ دار یہ دونوں ہیں مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دونوں ذمہ داروں پر مجھے اعتراض نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! ظہور صاحب اگر 25 ارب لے جائیں تربت میں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تربت بھی میرے بلوچستان کا ایک حلقہ ہے۔اگر فنانس منسٹر خاران کے لیے 7، 8 یا 10 ارب لے جائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔یہ دونوں نے واشک کو نظر انداز کیا مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے۔مَیں نے دو دن پہلے بجٹ سے مَیں نے ظہور صاحب کو بھی فون کیا ظہور صاحب آپ ایک بلوچ ہیں خُدارا یہ واشک کے، چلیں میں تو یہ MPA فنڈ کے علاوہ، ڈیپارٹمنٹ کے حوالے جو تجاویز آپ کے پاس آئے ہیں کم سے کم ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے چاہئیں کیمونیکیشن ہے، ایگریکلچر ہے، ایجوکیشن ہے، ہیلتھ ہے، جو بھی ہیں ڈیپارٹمنٹ کے through پر کم از کم واشک کو آپ نظر انداز نہیں کریں اُس کے بعد میں رات کو ماشکیل سے نکل کے اِدھر پہنچ گیا تقریباً 9 گھنٹے میں، اِدھر پہنچتے ہی میں نے اپنے بھائی دوست شعیب جان کو فون کیا کہ فنانس منسٹر ہے کل پیش کریگا، آپ حال واحوال دے دیں کہ کیا پوزیشن ہے کل پی ایس ڈی پی میں۔کہتا ہے اِنشاءاللہ! اللہ خیر کرے گا۔مَیں نے کہا شعیب جان اللہ خیر تو کرے گا واشک کے لیے کیا خیر ہوگا، نہیں ہوگا؟ تو شعیب جان نے کہا اِنشاءاللہ مہربان ہے تم اُسی پر یقین کرو جناب اسپیکر صاحب! مجھے دُکھ ہوتا ہے کم سے کم یہ دونوں ذمہ دار ہیں واللہ باللہ مجھے اپنی ذات کے لیے ایک روپیہ بھی نہیں چاہیے مگر واشک کے عوام محبِّ وطن ہیں اِسی بلوچستان کے لیے اِسی پاکستان کے لیے، اِسی گورنمنٹ کے لیے، اِس سرزمین کے لیے، واشک کے عوام نے

قربانیاں دی ہیں میں کہتا ہوں کہ باقی کسی نے نہیں دی ہونگی۔ یقین کریں یہ میرا یونین کونسل شِنگر ہے جناب اسپیکر! ہمارے وہاں مائیں بہنیں شہید ہوئی ہیں اِس پاکستانِ سرزمین کے لیے۔ اُس یونین کونسل کے لیے ایک روپیہ میرے خیال سے تجویز نہیں ہوا ہے۔ کیوں کیا گناہ کیا ہوا ہے؟ پانی کی مد میں، روڈ کی مد میں، ہیلتھ کی مد میں، جناب اسپیکر صاحب! اِسی حوالے سے وفاق کی حالت دیکھیں۔ وفاق نے بھی بلوچستان کو اِس دفعہ نظر انداز کیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! وفاق مَیں بلوچستان کے لیے پتہ نہیں ایک اسکیم ہے یا دو اسکیم ہیں بلوچستان میں میرے خیال سے وفاق میں آپ یہ بھول جائیں کہ خاران بیسمہ روڈ یا چمن ٹو کوئٹہ روڈ یا کوئی اور اسکیم یا ڈیرہ بگٹی یہاں، میرے خیال سے وفاق نے بالکل جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کو جو پہلے اُسی طرح نظر آنداز کیا ہے۔ اِس دفعہ بھی وفاق نے بلوچستان کو نظر انداز کیا ہوا ہے یہ بلوچستان کے ساتھ یہ کیوں اِس طرح ہو رہا ہے؟ مَیں اپنے قائد ایوان وزیر اعلیٰ بلوچستان بیٹھے ہیں اُس سے ہم سب اُس کے ساتھ ہیں بلوچستان ہم سب کا گھر ہے ہم سب وہاں جائیں گے وہاں بیٹھیں گے کہ بابا، پرائم منسٹر شہباز شریف صاحب! آپ کیوں بلوچستان کے ساتھ اِس طرح رویہ کر رہے ہیں؟ بلوچستان پاکستان کا ایک وہ صوبہ ہے جو ہر حوالے پر جناب اسپیکر صاحب! دیکھا جائے کہ اُس کے ساتھ ہوا ہے۔ آپ ریکوڈک دیکھیں اِدھر ہی سے ہے آپ سینڈک دیکھیں اِدھر ہی سے ہے گوادر اِدھر ہی ہے، مَیں کہتا ہوں سندھ اور پنجاب سے زیادہ حق بلوچستان کا بنتا ہے جناب اسپیکر صاحب! ابھی آپ اندازہ لگائیں لاہور سے آپ پشاور جاتے ہیں مجھے اعتراض نہیں ہے موٹروے موٹروے ہیں 8 گھنٹے میں 7 گھنٹے میں سفر ہوتا ہے وہاں سے کوئی اور جگہ جاتے ہیں وہ موٹروے موٹروے ہے ہمارے بلوچستان میں موٹروے کدھر ہے جناب اسپیکر صاحب!؟ نام سی پیک ہے مگر نظر نہیں آ رہا ہے۔ باقی یہ جو ہمارے اپوزیشن لیڈر نے بھی کہا، قائد ایوان نے بھی کہا، قائد ایوان صاحب آپ کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں اِس پی ایس ڈی پی میں کچھ اسکیمات ہیں چاہے 2 کروڑ کی ہیں چاہے 1 کروڑ کی ہیں چاہے 3 کروڑ کی ہیں قائد ایوان صاحب آج تو اِس کی allocation اگر ٹھیک ہے اگر ٹھیکیدار نے کام نہیں کیا چلیں پیسے کاٹیں، جب 2 کروڑ کی اسکیم ہوگی یا تین کروڑ کی اسکیم ہوگی وہ اگر اگست میں یا ستمبر میں complete ہوگی اُس کا allocation جناب اسپیکر صاحب! اگر آپ رکھے ہیں 30%، 40% تو اگلے سال کے لیے for example یہ پھر وہ اسکیم تو اِسی طرح ناکارہ رہے گی۔ تو وہ contractor جو بھی ہوگا مہنگائی روز بہ روز بڑھ رہی ہے جناب اسپیکر صاحب! ابھی الحمداللہ قائد ایوان صاحب نے تمام ممبروں کو یقین دہانی کروائی کہ انشاءاللہ میں allocation چاہے 2 کروڑ کی یا 3 کروڑ کی ہے میں انشاءاللہ complete کروں گا ٹھیک ہے سر یہ بہت اچھا ہے جس ڈسٹرکٹ کا ہوگا مَیں نہیں کہتا ہوں جو سارے ڈسٹرکٹ ہونگے سر! وہ complete ہو جائیں چاہے 3 کروڑ 4 کروڑ جیسا ہمارے ڈاکٹر مالک صاحب! نے کہا 10 کروڑ کی ہے اُسی طرح 3 کروڑ ہوئی ہے تو واپڈا سے جب

تک complete نہیں ہوگی 10 کروڑ نہیں دیں گے واپڈا کام شروع نہیں کرے گا۔ جناب اسپیکر صاحب! بات یہی ہے ہمارے سارے دوست بیٹھے ہیں ظہور صاحب اپنا دِل خراب نہیں کریں، فنانس منسٹر صاحب اپنا دِل خراب نہیں کریں یہ میرا حق ہے آپ دونوں سے کہہ رہا ہوں ذمہ دار آپ دونوں ہیں بھائی میں کیا دعوت دے دوں۔ مَیں دعوت نہیں دے رہا ہوں مَیں دونوں سے کہہ رہا ہوں مَیں نے آپ دونوں کو فون کیا۔

جناب اسپیکر: address کریں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ظہور بلیدی کو فون کیا کہتا ہے میں تربت میں ہوں مَیں نے کہا بابا تربت میں کیا کر رہے ہیں؟ آپ پی ایس ڈی پی بنائیں۔، یہاں خُدا، کہتا ہے نہیں۔ اچھا میں ماشکیل سے نکلا 8 گھنٹے میں اِدھر پہنچا، سیدھا میں شعیب جان کے گھر جاؤں گا فون کیا WhatsApp میں ملا کہتا ہے میں تو گھر میں ہوں، اُرے بابا کل پی ایس ڈی پی ہے واشک کا خیال کریں جناب اسپیکر صاحب! ابھی میں کیا کہوں خُدارا آپ دونوں ذمہ دار بندے ہیں یہ واشک کو نظر انداز نہیں کریں کم از کم آپ لوگ، یہ واشک والے آپ لوگوں کے اپنے بھائی ہیں۔ جناب قائد ایوان صاحب آپ سے ریکوئسٹ ہے مَیں تمام دوستوں سے یہ گزارش کرتا ہوں please آپ لوگ ایک دن واشک آجائیں اسپیکر صاحب! بشمول آپ، وزیر اعلیٰ کے ساتھ آپ ایک دن واشک آجائیں، مَیں سب عوام کو اکٹھا کروں گا آپ لوگوں کا آواز آپ لوگ عوام کے ساتھ ملیں اگر واشک اگر واقعی پسماندہ نہیں ہے تو بالکل اگر دَربدَر نہیں ہے سر! یقین کریں دَربدَر رہے تو اِسی حوالے سے میں سب سر! آپ سے قائد ایوان صاحب کو مَیں کہتا ہوں آپ لوگوں کو دعوت دے رہا ہوں سر! آپ لوگ آجائیں واشک وہاں میں عوام کو بلاؤں گا ماشکیل بیسمہ، ناگ، گڑنگ، جنگیاں سے آپ اُن سب کی آواز سن لیں اگر اُن لوگوں کی جائز اسکیمات ہیں !welcome Sir آپ اُس کو دے دیں، ناجائز اِنشاءاللہ نہ کبھی میں نے بولا ہے نہ ناجائز کام کرنے کے لیے بولوں گا۔ Thank you جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: .Thank you جناب میر ضیا لانگو صاحب۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ، جیل خانہ جات اور قبائلی امور) اَعوذُ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر! جناب اسپیکر! جن معاشی حالات سے بلوچستان گزر رہا ہے اور جن معاشی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان، اُن کی ٹیم نے P&D کے منسٹر، اُن کی ٹیم، فنانس منسٹر اُن کی ٹیم نے، اور چیف سیکرٹری کے آفس نے، جس طریقے سے اِن حالات میں بلوچستان کے بجٹ جس طرح سے پیش کیا ہے، مَیں سمجھتا ہوں یہ ساری ٹیم مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جس طرح اگر اسکول، ایجوکیشن کو لیا جائے تو اسکولوں، آئندہ مالی سال میں اسکولز کے جو funds ہیں اُن کو ٹوٹل بجٹ کا 12 فیصد اُن کے لیے مختص کیا گیا ہے جو 118 بلین روپے بنتے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں بلوچستان جیسے صوبے

میں اپنی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اتنی رقم گورنمنٹ کی ایک نیک نیتی اور صوبے کی ترقی کی علامت ہے۔اور جس طرح ہماری خواتین کی ایجوکیشن کے لیے گرلز کیڈٹ کالجز کے لیے 80 billion روپے کا جس طرح اجراء کیا گیا ہے۔قائداعظم کیڈٹ کالج کے لیے،طلباء کے لیے جس طرح لیپ ٹاپ کی اسکیم بنائی گی ہے۔اسی طرح ہماری صحت کے حوالے سے جو ہمارے مختص بجٹ میں 52 ملین روپے کے مقابلے میں 67 billion روپے اس کی تجاویز دی گئی ہے جو 30 فیصد بنتی ہے ہمارے تقریباً بجٹ کا۔اس کے علاوہ جو BINUQ کے موجودہ grant کو تین سوملین سے بڑا کر پانچ سوملین روپے کیا گیا ہے۔مختلف ہسپتالوں میں جو ادویات کی فراہمی billion 4.9 سے بڑا کر 6.6 billion کیا گیا ہے۔اِن حالات میں میں سمجھتا ہوں جس طرح امن وامان کے حوالے سے جس طرح ہماری فورسز کو گاڑیوں کی ضرورت تھی جس طرح اُن کی گاڑیوں کے لیے پیسے رکھے گئے 1.4 billion۔اور کیوں کہ کوئٹہ کا safe city project جو بہت انتہائی ضروری ہے جو امن وامان کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ نیک ثابت ہوگا اُس کے لیے پیسے رکھے گئے ہیں۔اسی طرح زراعت کے شعبے کو آپ لیں۔ماہی گیری میں fisherman welfare endowment fund رکھا گیا ہے ہمارے fishermen کے لیے۔تو اِن حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ جو بجٹ وزیراعلیٰ صاحب اور اُن کی ٹیم نے بنایا ہے اُس کو بلوچستان کی عوام سراتی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہم بجٹ پر بات کرتے ہیں کہ بجٹ میں یہ خامیاں ہیں یہ خوبیاں ہیں یہ سارے مسئلے حل نہیں ہونگے۔میں سمجھتا ہوں کرپشن بھی اس ترقی کا مسئلہ بھی اُس وقت حل ہوگا جب ہم سب بحثیت بلوچستانی،یہ بلوچستان کے لیے ایک نظر سے سوچیں جب تک ہمارے صوبے میں امن وامان کی صورتحال بہتر نہیں ہوگی۔اُس وقت تک میں سمجھتا ہوں نہ ہم تعلیم کے شعبے میں آگے جاسکتے ہیں اور نہ ہم کاروبار کے شعبے میں آگے جاسکتے ہیں،نہ ہی یہاں باہر کے سرمایہ کار آسکتے ہیں۔تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے امن وامان کا مسئلہ اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔جس طرح اس بجٹ پر ہم بیٹھ کر اعتراضات نکال رہے ہیں اور کوشش کررہے ہیں کہ بجٹ کو ایک وہ کیا جائے اپوزیشن اور حکومت کو اس پر ایک اتفاق ہو۔اسی طرح امن کے حوالے سے بھی ہم نے ایک فیصلہ کرنا ہوگا کہ اتنا بجٹ بلوچستان کا امن وامان پر جارہا ہے۔اور اس بجٹ کے باوجود بلوچستان میں جو ترقیاتی عمل ہے گوادر سی پیک جیسے پروجیکٹس جن سے ہمارا مستقبل وابستہ ہے،جن سے ہمارے بچوں کے مستقبل وابستہ ہیں اور سب کے سب جو ہیں دہشتگردی کا شکار ہیں۔آج ہم یہ عزم کریں کہ ہم تمام بلوچستانی،تمام پارلیمنٹریز،تمام سول سوسائٹی،تمام ہمارے میڈیا پرسنز،ہمارے وکلاء تمام مکتبہ فکر کے لوگ یہ ایک page پر ہوں امن وامان کے حوالے سے اور ہم لوگ ایک پیج پر آجائیں۔اور حکومتی نمائندے کے حوالے سے میں تمام بلوچستان کے لوگوں سے کہتا ہوں کہ جو حقوق کی خاطر بات کررہے ہیں اور حقوق کی جنگ لڑرہے ہیں ہم اُن سے دوقدم آگے ہونگے۔یہ پورا بلوچستان یہ اسمبلی،جو لوگ امن وامان

کے دشمن ہیں اور امن وامان کا مسئلہ کھڑا کر رہے ہیں اُن کے پاس جائیں اور پاکستان کے فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے جو بات وہ بلوچستان کے لوگوں کے حقوق کے حوالے سے کریں گے ہم اُن سے دو قدم آگے ہونگے۔ ورنہ بلوچستان کے حقوق کے پاداش میں بلوچستان کے حقوق کے بات کرنے کی اُس پر دشمن قوتوں کے ساتھ مل کر دشمن قوتوں کا ہاتھ بٹھا کر ملک کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں، ملک کا امن وامان بگاڑ رہے ہیں اور ملک ترقیاتی عمل سے رُک چکا ہے۔ تو ہمیں ایک فیصلہ کرنا ہوگا ابھی وہ دور ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ جس طرح دس پندرہ سال پہلے طالبان کے صورت میں اِدھر ایک دہشتگردی آئی اور ہمارے ملک میں بہت زیادہ جانوں کا ضیاع ہوگیا اور ترقیاتی عمل بھی رُک گیا۔ لہٰذا بحیثیت تمام بلوچستانی پارلیمنٹریز، عوام کو ایک فیصلہ کرنا ہوگا کہ جو ہمارے امن کے پیچھے پڑے ہیں اب اُن کے خلاف ہم ایک page پر ہونگے۔ سب سے پہلے بلوچستان حکومت کی طرف سے اُن کو دعوت ہے کہ پاکستان کے فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے آ کر ہم سے بات کریں حقوق کی ورنہ بلوچستان میں بدامنی پھیلانے والوں کے لیے ہم سب نے ایک page پر آنا ہوگا اور ایک ہی حکمت عملی بنانی ہوگی تاکہ ہر روز کے حملوں اور ہر روز کے خودکش دھماکوں اور ہر روز کی اِن ہلاکتوں سے سیکورٹی فورسز پر حملوں سے ہمارا ملک پاک ہو جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔ میر جہانزیب مینگل صاحب!

میر جہانزیب مینگل: جناب اسپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ جیسے کہ بجٹ کی باتیں ہو رہی ہیں، بہت اچھی باتیں ہو رہی ہیں۔ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میں اپنے حلقے سے منتخب ہو کے آپ کے سارے فارم 45 سے لے کر فارم 49 تک لے کے آ گیا ہوں۔ لیکن میرے حلقے کی ایک بھی اسکیم شامل نہیں کی گئی۔ جو سراسر ناانصافی ہے میرے حلقے کے عوام کے ساتھ۔ اور میرے حلقے میں ایسے بندے کو نوازا جا رہا ہے جو کہ ایک نامور دہشتگرد ہے۔ تو تک واقعہ میں وہ ملوث ہے۔ صفورہ گوٹھ کے واقعہ میں بھی وہ ملوث ہے، جو بھی گندے کام جو بھی murder ہوئے ہیں بلوچستان میں زیادہ سے زیادہ اُس بندے کا ہاتھ ہے۔ آیا ایسی کیا مجبوری ہے گورنمنٹ آف بلوچستان کی کہ اُس کو نوازا جا رہا ہے؟ یہ میرے پاس اِدھر ہی paper پڑے ہوئے ہیں 2015ء میں قائد ایوان صاحب سے سردار اختر صاحب نے سوال کیا کہ وڈھ کی لیویز کے واقعہ میں کون ملوث ہے؟ تو جناب صاحب نے خود جواب دیا ہے کہ وہ حملہ خود شفیق الرحمٰن اُس میں ملوث ہے اُس کے اُوپر کارروائی ہوگی۔ آیا میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اُس کے اُوپر کیا کارروائی ہوئی؟ اور اُس کو کس وجہ سے نوازا جا رہا ہے؟ اُس نے بلوچوں کا قتل عام کیا اِس وجہ سے آپ نواز رہے ہیں؟ اُس نے ہزاروں لوگوں کو قتل کیا اُس وجہ سے آپ نواز رہے ہیں اس کو۔ ہمارے لیویز کے جوان شہید کیے اس وجہ سے آپ اُس کو نواز رہے ہیں؟ کیا وجہ ہے؟ جناب اسپیکر! میں چاہتا ہوں کہ یہ دو papers ہیں میرے پاس یہ ریکارڈ پر لانے چاہئیں یہ JIT رپورٹ ہے صفورہ کی

جس میں شفیق کا نام ہے۔ یہ وہ سوال نامہ ہے جو اختر صاحب نے کیا ہے اُس وقت کے وزیر داخلہ تھے سرفراز بگٹی صاحب اُن کا جواب ہے۔ اس کو on record لایا جائے۔ اور یہ نا انصافی میں برداشت نہیں کروں گا۔ اور میں واک آوٹ کرر ہا ہوں۔ مہربانی سر۔

قائد ایوان: جناب اسپیکر! میں point of personal explanation پر بات کروں گا۔ معزز ممبر نے میرا نام لیا ہے تو .let's correct the history first جس سوال نامہ کا آپ کہہ رہے ہیں سردار اختر جان ہمارے colleague تھے، ہمارے ساتھ MPA تھے اُنہوں نے ایک سوال ڈالا تھا۔ اور سوال میں ایک ایف آئی آر کے حوالے سے سوال تھا کہ ایف آئی آر کس کے اُوپر ہوئی ہے۔ تو ہم نے اسمبلی کا ریکارڈ بتایا کہ اِس اِس شخص پر ایف آئی آر ہوئی ہے۔ تو اب اگر اپنے ذاتی اختلافات کو ہم اِدھر اسمبلی کی زینت بنائیں بغیر کسی ثبوت کے جن کا ذکر کرر ہے ہیں وہ اِن کے خلاف الیکشن لڑتے ہیں، آپ الیکشن ٹریبونل میں اُن کو challenge کریں۔ اُن کے nominations کو challenge کریں۔ آپ کے پاس کورٹ آف لاء موجود ہے وہاں اُن کے election nomination کو challenge کریں لیکن unfortunately وہاں نہیں کیا گیا۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ وہ ایک سابق وزیر اعلیٰ کا بیٹا ہے۔ میں اُس کا ترجمان نہیں ہوں۔ لیکن یہ مناسب بات نہیں ہے کہ آپ اسمبلی میں کسی پر قتل وغارت کا الزام لگائیں بلوچستان میں اِس سے بڑا فورم کوئی نہیں ہے۔ اگر اس طرح بغیر کسی تحقیق کے بغیر کسی ثبوت کے مَیں کھڑا ہو کے جاوید مینگل کا ذکر کر دوں۔ مَیں کھڑا ہو کے کہہ دوں کہ جو ڈالرز جہاں سے جار ہے تھے جو سندھ رینجرز نے پکڑے تھے وہ کس کے تھے؟ .So and so on, there are thousands stories to tell تو ہم ایک دوسرے کو بہتر جاتے ہیں، یہ tribl society ہے یہاں کچھ کسی کا چھپا ہوا نہیں ہے۔ کون لشکرِ بلوچستان چلاتا ہے وہ سب کے سامنے ہیں۔ کون یہاں بلوچستان میں لشکر بلوچستان کو کس نے ban کیا ہے حکومت نے State نے ban کیا ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ الزامات کی سیاست نہیں کرنی چاہیے۔ حلقے میں موصوف ایک دن میرے پاس تشریف نہیں لے کر آئے کہ مجھے میرے حلقے میں کوئی ڈویلپمنٹ چاہیے۔ میں کوئی تجویز دیتا ہوں۔ جب کوئی تجاویز ہی نہیں دے گا تو جو شخص تجاویز دے گا تو ہم اُس کو سکیمیں دیں گے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمارے پاس judiciary سے لوگ آتے ہیں، intelligentsia سے آتے ہیں، different میڈیا سے آتے ہیں، ہر جگہ سے لوگ آتے ہیں اپنی تجاویز دیتے ہیں۔ اُن تجاویز کو دیکھا جاتا ہے اور اُن تجاویز پر عمل کیا جاتا ہے۔ تو ہمارے پاس جب کوئی تجاویز لے کے آئے گا ہی نہیں، تو ہم کیا اُس حلقے کو محروم کر دیں؟ کیا اُس کو development schemes نہ دیں۔ تو جو بھی ہمیں اُدھر سے اسکیمیں آئیں ہم نے اُن کو ہمارے departments نے اُن کو evaluate کیا۔ جو ضروری سمجھی ہم نے، اُس حلقے کو ہم

محروم نہیں رکھ سکتے تھے۔ اُس کو ہم نے اسکیمیں دیں۔ اور اسکیمیں جب آپ کسی کو تجاویز کرتے ہیں یہ اور یہ پی ایس ڈی پی جو ہے یہ بجٹ صرف پی ایس ڈی پی تو نہیں۔ ہم نے اس بجٹ کو صرف پی ایس ڈی پی تک محدود کر دیا ہے۔ اس بجٹ کی discussion اس august House میں دلیل کے ساتھ ہونی چاہیے ایک دوسرے پر الزامات کے ساتھ نہیں ہونی چاہیے۔ موصوف تشریف لے آئیں۔ آ کے نشاندہی کریں کہ اُن کے حلقے میں کس چیز کی کمی ہے۔ ویسے تو کمی نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ عمران خان صاحب نے 10 ارب روپے صرف وڈھ میں دے دیئے ہیں۔ اُس کے بعد جب عدم اعتماد آئی تو کیا بلوچستان کے لوگ وہ تاریخ بھول گئے ہیں۔ کہ آپ نے ہر جگہ پر اپنے آپ کی قیمت لگوائی۔ کہ جب عدم اعتماد آئی آپ کی قیمت تھی۔ جب عمران خان کی حکومت تھی تو آپ کی قیمت تھی۔ تو جب آپ اُدھر اپنی قیمت لگاتے ہو وہ پیسے گئے کدھر ہیں؟ وہ پیسے وڈھ میں تو نہیں لگے، وڈھ کا بازار آج بھی کچا ہے۔ وڈھ کا اسکول آج بھی بند ہے۔ تو وڈھ کے آپ وزیر اعلیٰ بھی رہے ہیں۔ اور ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب بھی وزیر اعلیٰ رہے ہیں تو ایک example تو دے سکتے ہیں ناں تربت کی۔ آپ وزیر اعلیٰ رہے ہیں آپ ذرا وڈھ کی کوئی ایک example بتائیں کہ آپ نے وڈھ میں کون سا تیر مارا ہے۔ اِتنے سالوں سے آپ عوامی نمائندے ہیں۔ قدوس بزنجو صاحب کی حکومت کا آپ حصہ تھے۔ قدوس بزنجو صاحب کی حکومت کا آپ مکمل طور پر حصہ تھے۔ تو آپ نے کیا ڈویلپمنٹ کرا لی۔ ہمارے پاس ڈویلپمنٹ کے لیے لوگ آئے ہیں۔ ہم اُن کو اسکیمیں بالکل دیں گے چاہے وہ کسی بھی walk of life سے ہے۔ وہ ہمیں تجاویز دیں ہم تجاویز کو ہمارے ڈیپارٹمنٹس دیکھتے ہیں چاہے ایم پی اے صاحبان تجاویز دیتے ہیں وہ بھی ڈیپارٹمنٹس دیکھتے ہیں کہ وہ اس میں سے کچھ ڈراپ ہو جاتے ہیں، کچھ اسکیمیں جو important ہوتی ہیں وہ شامل ہو جاتے ہیں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: thank you جناب۔ جناب زرین خان مگسی صاحب۔

میر محمد زرین خان مگسی: جناب اسپیکر! Thank you for giving me the time. مَیں Friday کو جب بجٹ present ہوا تو میں موجودہ ہی نہیں تھا۔ اُس کے بعد جی کافی تفصیل اور observation کے ساتھ میں نے پڑھا۔ اور I would like to thank کہ سی ایم صاحب اور جو کیبنٹ تھی اُنہوں نے دو بڑے important محکموں کے بارے بات کی، which was health and education. اُس کے ساتھ ہی ساتھ جو disaster management ہے ہمارے بلوچستان میں، اُس کے اُوپر attention and focus دیا۔ اور بجٹ کے اُوپر include کیا۔ اب مَیں جی تفصیلی بات کرنا چاہتا ہوں to make it concise میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے ground roots پر utilization of funds جو اُس کے اُوپر ہم نے چیک اینڈ

بیلنس نہیں رکھا تو جو ہمارے سنجیدہ سنجیدہ مسئلے ہیں، ایجوکیشن، ہیلتھ، اور be at politicization of the
police. وہ ٹھیک نہیں ہوں گے۔ ایک چھوٹا سا مثال ہے۔ 12 سال میں جی literacy was 51% in
Balochistan. یہ جی 2009ء اور 2010ء کی بات ہے جی۔ اِن بارہ تیرہ پندرہ سالوں میں بجٹ تو بہت آئے۔
infact کھربوں میں آیا۔ مگر just because of the non-utilization of funds یہ
literacy جی 51% سے 54% خالی بڑھا ہے۔ which is a 3% increase. تو اس کے اُوپر ہم کو تھوڑا سا
جی سنجیدگی سے دیکھنا پڑے گا کہ ہم بات کرتے ہیں۔ Good governance in Education. Good
governance in Health. یہ Good Governance کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جی اپنا بجٹ ہم زیادہ
لائیں۔ Good Governance کا مطلب یہ ہے کہ جی جو systems اور mechanism in place
ہیں، اُن کے اُوپر جی focus اور attention دیں۔ اور اِس mechanism اور support system کے
ساتھ محکمے کے اُوپر دیکھ بھال اور اس پر نظر ثانی ہو۔ ابھی جی سی ایم صاحب in the whole cabinet
including all of us ہم نے بجٹ بھی بڑھایا ہیلتھ کے اُوپر بھی اور ایجوکیشن کے اُوپر بھی۔ However that
have been said. جناب سپیکر صاحب! کتنے non-functional schools ہیں تقریباً چار ہزار ہیں
جی that are non-functional جی کتنے ٹیچرز جو نہیں آتے ہیں۔ کتنے ٹیچرز ایک ٹیچر دو تین سکول
میں پڑھاتے ہیں۔ اور کسی سکول میں جی چھت نہیں ہے۔ کسی سکول میں جی انفراسٹرکچر ہے تو اپنا amenities اور
سہولت نہیں ہے۔ ٹیبل، کرسی اور اسٹیشنری نہیں ہے کتابیں بھی نہیں ہیں۔ تو اس لیے میں کہتا ہوں کہ بجٹ ضرور اچھا لائیں
۔ مگر جب تک یہ mechanisms اور systems in place نہیں ہوں گی جو ہم ان چیزوں کو monitors
کرسکیں کہ کتنے ٹیچرز آ رہے ہیں جا رہے ہیں۔ کتنے non-functional schools ہیں اور کتنے
non-functional to functional ہم کر سکیں پہلے۔ اور اُس کے ساتھ ہی ساتھ، دیکھیں اسکول خالی چار
دیواری سے نہیں بنتا۔ چار دیواری کے ساتھ جی کچھ سہولتیں ہوتی ہیں۔ اُس کے ساتھ ہی ساتھ ٹیچرز کے جو معیار ہیں اُن کو
بھی اُن کے اُوپر بھی ہم کو تھوڑا سا دیکھ بھال کرنا پڑے گا اور نظر ثانی کرنی پڑے گی۔ Because there is a
very big problem in Balochistan of quality of education. جب تک جی quality
of education کے اُوپر ہم نہیں دیکھیں گے اور ان چیزوں کو بہتر نہیں کریں گے تو نہ ہماری literacy rates
بڑھیں گے نہ ہمارے بچے جو باہر جا سکتے ہیں۔ اچھا ایک اور چیز سندھ، پنجاب KP کے جو بچے ہیں وہ جی ابھی they
go abroad ہم دبئی بھی اور لندن بھی جاتے ہیں یورپ بھی جاتے ہیں امریکہ بھی جاتے ہیں ہمارے بلوچستان کے

لوگ آپ دیکھ لیں اُن کا کتنا access ہے finances کی وجہ سے، فنڈنگ کی وجہ سے اور lack of quality education کی وجہ سے کتنے باہر نہیں جاتے ہیں کتنے محروم ہیں اپنا انٹرنیشنل ایجوکیشن کے لیے۔تو اُس کے ساتھ ہی ساتھ جی ہیلتھ کے اُوپر بھی it's a very similar situation جو ہمارے checks and balances ہیں جو ہم بات کرتے ہیں good governance کی، accountability transparency equitability اور access کی۔اگر کوئی شکایت ہو تو کس کے پاس جائیں؟ لوکل لیول پر جی decentralize کرکے، ہم کو لوکل لیول پر، MC لیول پر، لوکل گورنمنٹ لیول پر changes لانے پڑیں گے۔تو یہ دو چیزیں تھیں۔اور آخر کار جی ہم اپنی گزر بسر فصل اور زراعت سے کرتے ہیں۔جی یہ ہم لسبیلہ کی بات کرتے ہیں بحیثیت نصیر آباد ڈویژن، اس میں جھل مگسی بھی ہے جعفر آباد، صحبت پور اور نصیر آباد بھی ہے۔ جی اس سال بڑا بحران آیا ہے wheat procurement کی وجہ سے۔ابھی جی اُس کے ساتھ ہی ساتھ ساروں کی فصل پڑی ہوئی ہے۔میرے خیال سے کافی دوستوں نے یہ بات چھیڑی ہوگی میرے colleagues نے۔ابھی جی یہ سیزن ہے مون سون کا۔اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر Steps are not taken to remedy this problem of procurement of wheat. وہ تو خیر ہائی کورٹ نے ایک فیصلہ دے دیا ہے۔مگر میں کہہ رہا ہوں کہ جو ہمارے farm to market چاہے روڈز ہو، چاہے access ہو۔ اگر اس کے اُوپر جی نیشنل ، پراونشل پی ڈی ایم ہے یا این ڈی ایم اے steps نہیں لیں تو میرے ساتھ ساروں کی جو فصل ہے میں سمجھتا ہوں 50%-40% جی خراب ہو جائے گی اور سیلاب میں چلے جائیں گے۔تو مہربانی کرکے جی اس پر سی ایم صاحب کو میں کہنا چاہ رہا تھا کہ اسکے اُوپر جی فوری طور پر steps لیں۔یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے ہمارا جی گزر بسر اس چیز پر ہے آئندہ سال اگر ہمارے پاس جی یہ فصل نہیں رہی تو ہم جی wheat اُگا نہیں سکیں گے۔جب wheat اُگا نہیں سکیں گے تو procurement نہیں ہوگی جب procurement نہیں ہوگی تو ہمارے ضلعوں میں کھانا کھانے کا ذریعہ نہیں رہے گا تو please جی یہ جو بھی اِدھر farmer ہیں آپ تھوڑا سا اِس کو serious لیں جو جن علاقے کے ہوں، صحبت پور ہے، جعفر آباد ہے، نصیر آباد ہے، جھل مگسی ہے، لسبیلہ ہے، اُدھر بھی زراعت کا بڑا ایک foundation ہے foundational ایک ہم گزر بسر کرتے ہیں please یہ ایک سامنے رکھیں یہ مون سون سیزن بالکل سر پر آ گیا ہے یہ سپلیمنٹری بجٹ فوری طور پر بجٹ میں کچھ additional چیزیں ڈالیں کہ ابھی یہ چیزیں حل ہو سکیں۔اور ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں جو stakeholders ہیں وہ اس میں شامل ہوں اور اپنی تجویز دیں اور یہ implementation ہو۔باقی جی end میں امن و امان پر ضیاء صاحب نے بھی بات کی امن و امان is a crucial thing right now in

مگر Balochistan ابھی بھی جی میں کہتا ہوں we must think not only as a Balochistani
چاہیے چاہیے ہمیں اِدھر فرق نہیں رکھنا under the ambit under the umbrella of Pakistan
اسمبلی کے اندر ہو چاہے اسمبلی سے باہر ہو ابھی بھی چائنا ہماری delegation گئی ہوئی تھی اور فوری طور پر ہماری
گورنمنٹ نے steps لئے اور میں سلام پیش کرتا ہوں اور admirable ایک چیز ہے ایک initiative ہے to
cover and to protect each life جب تک جی ہم میں جو Bishkek والے مسئلے میں میں CM نے
focal person بنایا تھا بخت صاحب کے ساتھ اِس مسئلے میں جی جب پنجاب، سندھ، اسلام آباد کے لوگ آ رہے
تھے وہ کہہ رہے تھے ہم Bishkek کے لوگوں سے نہیں ڈرتے ہیں ہم بلوچستان کے لوگوں سے ڈرتے ہیں۔ یہ چیز ہم
کو perception کو ہمیں change کرنا پڑے گا اور یہ مل کے یہ نہیں کہ میں کروں گا یا دوسرے دوست کریں گے
ایک مل کے ہم کو ایک perception soft image دینا پڑے گا بلوچستان کے لیے ہم جی سارے بھائی ہیں اِدھر
and we must think on one page for the betterment of balochistan
which is the part of Pakistan تو جی اسپیکر صاحب! آپ کی بڑی مہربانی ٹائم دینے کا thank you

جناب اسپیکر: thank you جناب۔ علی مدد جتک صاحب۔

میر علی مدد جتک (وزیر زراعت و کوآپریٹوز): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ thank you جناب اسپیکر
سب سے پہلے تو میں بلوچستان اسمبلی میں بجٹ پیش کرنے پر CM اور اُن کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُس کے ساتھ
ساتھ مَیں اپوزیشن کو بھی appreciate کرتا ہوں کہ بلوچستان کے رسم رواج کو مدنظر رکھتے ہوئے جس دن ہم نے
بجٹ پیش کیا، جس طرح آپ نے KPK اسمبلی میں دیکھا جس طرح آپ نے پنجاب اسمبلی میں دیکھا الحمدللہ مگر ہمارے
دوستوں نے بلوچستان کے رسم رواج کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس لوگوں نے اس طرح کوئی کاپی نہیں پھاڑی، ٹھیک ہے اُن کا
حق بنتا ہے دوستوں کا اپوزیشن ہے وہ ہم پر جہاں خامی ہیں ہم بھی تنقید کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر! مَیں سمجھتا ہوں کہ
ہماری حکومت کا ہماری اتحادی حکومت کا یہ پہلا بجٹ ہے جس کو میں عوام دوست بلوچستان دوست بجٹ کہوں گا۔ سب
سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ پچھلے ہمارے بلوچستان کے لوگ liver transplant کے لیے گمبٹ جاتے تھے پہلا یہ
credit سی ایم صاحب اور میر صادق کو جاتا ہے کہ جدوجہد کر کے نصیر آباد میں گمبٹ کے مقابلے میں ایک liver
hospital کی بلاول بھٹو صاحب نے تجویز دی تھی جناب آصف علی زرداری نے جو کے یہ موجودہ مخلوط حکومت کو
credit جاتا ہے۔ دوسرا جناب اسپیکر! ہمارے دوست جو آج چاہے اقتدار میں ہو چاہے اپوزیشن کے بینچوں میں بیٹھا
ہو کچھ دوست ہمارے 2008 میں ہمارے ساتھ ممبر صوبائی اسمبلی تھے جو کہ ہمارے پاس تنخواہوں کے پیسے نہیں تھے ہم

گئے جناب آصف علی زرداری کے پاس اُس نے 18 ویں ترمیم اوراین ایف سی ایوارڈ کے مد میں تو ہمیں اربوں روپے دیا جو کہ آج کسی کو 80 ارب مل رہے ہیں یا اس سے پہلے تین تین ارب روپے دیے جاتے ہیں credit کس کو جاتا ہے جناب آصف علی زرداری کو جو صوبہ خودمختاری دی مگر دوست پریس کانفرنس کرکے آصف علی زرداری پر تنقید کرتے ہیں no problem دوسرا یہ واحد بجٹ جس میں ایجوکیشن، ہیلتھ، ایگریکلچر، اریگیشن اور باقی تمام ملکوں کو خصوصاً لوکل گورنمنٹ اُن کے بجٹ کو بڑھایا گیا ہے آپ ایجوکیشن کو دیکھیں آپ ہیلتھ کو دیکھیں اگر کوئی میرے حلقے سریاب 108 percent میں کوئی ٹیچر نہیں آتا ہے اسکول بند ہے اُس کا ذمہ دار کون ہے؟ میں ہوں۔ کیوں وہاں کے لوگوں نے ہمیں ووٹ دے کے یہاں بھیجے ہیں اُس کا ذمہ دار مَیں سمجھتا ہوں کہ منسٹر ایجوکیشن نہیں ہے یا کسی hospital میں کوئی ڈاکٹر نہیں بیٹھتا ہے بے شک منسٹر ہیلتھ کی ذمہ داری ہے مگر اِس کے ساتھ ساتھ اُس حلقے کا MPA کی بھی ذمہ داری ہے۔ دوسرا میرے دوست میرے بھائی جس بجٹ میں جب کدھر گیارکی صاحب انہوں نے قمیص نہیں نکالی سمجھو کہ یہ عوام دوست بجٹ ہے کیوں اُس نے کہا کہ وفاق نے ہمیں نظر انداز کیا میں وفاق کا وکیل بن کے بتانا چاہتا ہوں کہ 40 ارب روپے ہمیں ایگریکلچر کے through جو کہ ہم بلوچستان کے زمینداروں کا 30 ہزار ٹیوب ویلوں کو شمسی کررہے ہیں کس نے دیا؟ ہمیں وفاق نے دیا۔ دوسرا جناب اسپیکر! سب سے بڑی کامیابی اِس حکومت کا پچھلے بھی حکومتیں آئیں اُن کو کیوں یہ بلوچستان کے نوجوانوں کا سوچ نہیں آیا یہ جناب سرفراز خان بگٹی اور کس کا جناب آصف علی زرداری اور جناب چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کو credit جاتا ہے۔ کہ بینظیر اسکالرشپ کے کروڑوں ہمارے بچے لندن کے وہ ہائی کون سا اسکول ہے؟ آکسفورڈ میں جاکر کے پڑھیں گے۔ پہلے کسی نے اس طرح کیا ہے؟ پھر بھی ہم پر تنقید۔ کوئی وزیراعلیٰ کے، بچہ جب روتا ہے تو ماں اسکو دودھ دیتی ہے۔ آپ یہاں بیٹھ کر کے بولتے ہیں کہ ہماری اسکیمیں نہیں ڈالی گئی ہیں بھائی آپ کے ہاتھ پاؤں پر مہندی نہیں ہے آپ جائیں وزیراعلیٰ سب کا وزیراعلیٰ ہے آپ کو دے دے گا۔ جو بلوچستان جس طرح کہ باقی لوگوں کا اس طرح ہمارا ہے ہم فیڈریشن کی سیاست ضرور کرتے ہیں۔ مگر یہ ہماری سرزمین ہے۔ آپ نے خود دیکھا ہے کہ صرف اس ایک فنڈ کے لئے ہمارے دوست ہمارے بھائی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ بھی قوم پرستی کی سیاست کرتا ہے میر اسد بلوچ بھی قوم پرستی کی سیاست کرتے ہیں مگر یہ اُس حد تک نہیں جاتے ہیں کہ صرف بلوچیت ہے تو فنڈ ہے اگر فنڈ نہیں ہے تو بلوچیت نہیں ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ دو دو دفعہ یہ لوگ وزیراعلیٰ بنے آپ اُنکے حلقوں کو بھی دیکھیں ڈاکٹر صاحب کا بھی دیکھیں اسد صاحب کے ساتھ تو ہمیشہ میرا جھگڑا ہوتا ہے تو کہیں کہیں پر مَیں اُنکو appreciate بھی کرتا ہوں کہ پنجگور میں سات ہزار ملازمتیں دی ہیں آپ بتائیں اِن لوگوں نے اپنے وزارتِ اعلیٰ کے دَور میں قدوس بزنجو کے ساتھ ساتھ آدھے جو شریک تھے، کتنی نوکریاں دی ہیں بلوچوں کو؟ کتنی نوکریاں دی ہیں پشتونوں کو؟ آج اخبار میں لگا ہوا

تھا کسی نے لگایا تھا ''بلوچ دُشمن بجٹ'' کسی نے لکھا تھا ''پشتون دشمن بجٹ''۔ ٹھیک ہے بات اس طرح ہے کہ یہ بلوچ اور پشتون دشمن کونسا بجٹ ہے؟ جو پہلی دفعہ اس حکومت نے عوام دوست بجٹ دیا ہے۔ ملازمتیں دی ہیں۔ جب ہم کام خود نہیں کرینگے میں اپنی طرف سے اپنے دوست سفید رِیش ہمارے چیف آف گوادر مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کو، میں سریاب کا جتنے میرے فنڈز ہیں۔ میں اُن کو سربراہ بناتا ہوں میرے فنڈوں کو چیک کریں۔ 2018 کا 2008ء کا جو 2013 تک ہم نے خرچ کیا اور 2018ء سے 2024ء میں جو سریاب کا حشر چار چار ارب روپے جو پچھلی حکومت میں اِن بھائیوں نے جو بائیکاٹ کر کے چلے گئے ایئر پورٹ سے جو بریف کیس ڈالروں سے بھرے پکڑے گئے، اُس کو چیک کریں اور میرا 2008ء کا چیک کرو۔ پھر انصاف آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں اسد بلوچ بھی چاہتے ہیں ڈاکٹر مالک بھی چاہتا ہے۔ یہاں بیٹھے اقتدار کے لوگ بھی چاہتے ہیں۔ آپ بھی چاہتے ہیں۔ وہاں پر بیٹھے میرے بھائی جو ہماری اسمبلی میں بیٹھے ہیں وہ بھی چاہتے ہیں، یہ ہمارے آفیسران بھی چاہتے ہیں۔ کہ بلوچستان سے کرپشن کا خاتمہ ہو ل۔ مگر اکیلے ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ جب تک ہم سب اکٹھے نہ ہوں۔ ہم نے پہلے اپنے گھر سے شروع کرنا ہے، کہ ہم جب ورک آرڈر دیتے ہیں ٹھیکیدار کو کہ میں پاکستانی لُک استعمال کروں گا۔ پاکستانی سریا استعمال کروں گا، ہماری براہوی کی ایک مثال ہے ''مش'' اسکے بعد لُک ایران کا وہ بھی ڈیزل ملا کے اور سریا ایران کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے۔ اچھا اُس روڈ پر اگر آپ سپیڈ سے گاڑی چلاتے ہیں تو روڈ ختم، اس کو کس نے دیکھنا ہے؟ میرا حلقہ ہے میں نے دیکھنا ہے۔ میں نے اُس کو چیک کرنا ہے۔ آپ آجائیں میں دعوت دیتا ہوں مولانا صاحب کو دوستوں کو، بلوچستان آپ کا اور ہمارا گھر ہے۔ ہم پہلے چمن جائیں۔ کیپٹن صاحب کا جو کام ہو رہا ہے۔ اس کو چیک کریں۔ ہم پنجگور جاتے ہیں میرا اسد کا جو پچھلا دور تھا۔ ایک ایم پی اے نے کتنا کام کر کے دکھایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اور بلوچستان میں نہیں، تربت کو تربت بنایا ناں۔ آپ اُن بھائیوں سے پوچھیں جو بلوچ ہیں۔ سولہ ارب سریاب کے نام سے سولہ ارب روپے عمران خان نے دیئے، ٹھیک ہے۔ اگر ایک پائی کسی نے سریاب میں خرچ کیا ہے تو میں جرمانہ ہوں۔ وہ کہاں گئے؟ پہاڑوں میں۔ کوئی اُن کا نام ونشان نہیں۔ انسان اگر کسی پر ایک انگلی اٹھاتا ہے تو چار اپنی طرف آتی ہے۔ ابھی جمعہ جمعہ ہمارے دو مہینے ہوئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جتنے بھی ہمارے اپوزیشن والے بیٹھے ہیں یہ بھی منتخب نمائندے ہیں ان کو عوام نے یہاں بھیجا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اُن کا بھی حق ہے عوام کا بھی حق ہے۔ اُن کو اسی طرح چلایا جائے۔ گورنمنٹ کے لوگوں کا، سی ایم صاحبکا، مطلب ہم سارے نزدیک ترین دوست ہیں۔ آپ پی ایس ڈی پی کو چیک کریں اگر اسی کروڑ سے ایک پائی بھی دو ایمبولینس شہید بی بی کے نام پر مُجھے دیئے ہیں۔ اِس کا میں نہیں بول سکتا۔ اگر ہم لیتے، اپنے لئے لیتے، ہم سب مل کر اللہ گواہ ہے۔ ہم اِدھر، آپ آجائیں سی ایم صاحب کے ساتھ بیٹھیں، یہ ماما میرا بیٹھا ہے اپوزیشن لیڈر، پھر لوگ بولتے ہیں اس کو ماموں بنا دیا۔ بھئی رشتے

میں میرا ماما ہے۔ کیا کریں۔ ٹھیک ہے۔ ہم آپس میں بیٹھیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم آپس میں بیٹھیں بلوچستان کے مسئلے کو حل کریں۔ نوجوانوں کو روزگار دیں۔ جب ہم نوجوانوں کا روزگار سات سات لاکھ میں پچھلے گورنمنٹ میں بکتے ہیں۔ تو نوجوان مایوس ہو کر غلط راستہ پکڑتے ہیں۔ ہم نے قسم اٹھائی ہیں۔ اس اسمبلی میں کہ پچھلے 2008ء میں سارے دوست ابھی بھی اگر میرے محکمے میں ایک بندہ ادھر کھڑے ہو کر کہیں جب ابھی تو ہم نے نوکریاں دیا نہیں ہے کہ فلاں بندے سے کسی نے پیسہ لیا اِدھر ہی ہمیں پھانسی دیں۔ انشاء اللہ ہم نوکری نہیں بیچیں گے۔ ہم سارے دوست اس طرح ہیں۔ میں سب سے اُمید کرتا ہوں۔ جب نوکریاں میرٹ پر دینگے تو ہمارا بچہ ہمارا نوجوان غلط راستہ نہیں پکڑیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کو مضبوط کرنے کے لئے بلوچستان کے نوجوانوں کو روزگار دینا پڑے گا۔ ہم پاکستان کو ترقی دینے کے لئے بلوچستان کے لوگوں کو ایجوکیشن، جناب اسپیکر! ابھی میں بات کروں گا۔ تو بولتے ہیں پیٹ پیچھے، اگر بھائی سیٹ پر بیٹھتا میں بات کرتا آپ کو یاد ہوگا 73ء میں جب سردار صاحب کی پہلی حکومت تھی۔ بلوچستان سے ٹیچرز اور پروفیسروں کو نکالا گیا۔ آج یہاں بیٹھے لوگ ہم پچھلے پچاس سال میں ہم باقیوں سے سو سال پیچھے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! مَیں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جو قائدین تھے اُن کے بارے میں نہیں بولیں۔ جو کچھ ہمیں کرنا ہے۔ 73ء کو چھوڑیں۔ 73ء جب اٹھاؤ گے تو یہاں بلاسٹ ہوگا۔ پھر ہم بھی اُٹھ جائیں گے 73ء کے victims تو ہم بھی ہیں۔ باقی اِدھر گھومو، اُدھر نہیں جاؤ۔

میر علی مدد جتک: یہ ہمارا قصور ہے۔ کہ آج ایجوکیشن میں سب سے ہم پیچھے ہیں۔ بات پھر بلوچیت کی، بات بلوچستان کی۔

جناب اسپیکر: علی مدد صاحب! پردے میں رہنے دو، پردہ نا اُٹھاؤ۔

میر علی مدد جتک: جناب اسپیکر صاحب! جب سے بلوچستان کی پارلیمنٹ بنی، اُس دن سے لیکر آج تک بغیر بلوچ کا کوئی وزیراعلیٰ آیا ہے۔ آپ مُجھے بتاؤ۔ ہم خود نہیں کرتے ہیں تو گِلہ وفاق سے، ہم خود کچھ نہیں کرتے ہیں تو گِلہ کسی اور سے۔ ہم اپنے طرف بھی دیکھیں۔ ہم بلوچستان کے مستقبل کو بھی دیکھیں۔ پنجاب کا دو کروڑ روپے فنڈ ہے۔ سندھ کا تین کروڑ روپے فنڈ ہے۔ ہمارا اسی اسی کروڑ ہے پھر بھی روڈ کے اوپر روڈ نالی کے اوپر نالی وغیرہ لیکن پھر بھی نہیں بنتے ہیں۔ ہم جائیں تو جائیں کہاں۔ اللہ پاک آپ کو خوش رکھے۔ اور سب سے زمینداروں کو ریلیف دینے کے لئے دو ہزار ٹریکٹر اس دفعہ اس پی ایس ڈی پی میں ڈالا گیا ہے۔ جناب آصف علی زرداری کے حکم پر جو ہر زمیندار کو ہم نے 50% سبسڈی پر دے دیں گے۔ جو بھی ہمارا آپ کا جو اتحادی حکومت ہے۔ ہمارا بس چلے تو ہم عوام کو ریلیف دینگے انشاء اللہ ہمارے پانچ سال حکومت کے پورے ہونگے۔ پھر اسکے بعد آپ پچھلا بھی حساب کریں۔ اور ہمارا بھی حساب کریں۔ کہ ہم نے بلو

چستان کے لئے زیادہ کام کیا ہے یا پچھلی جو 2018ء سے 2023ء تک حکومت کی اُن لوگوں نے کیا ہے۔تو آپ تمام دوستوں کا اگر میرا کسی دوست کو بات تُرین (تلخ) لگی،معذورت۔

جناب اسپیکر: جی thank you. ڈاکٹر ربابہ صاحبہ۔

ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ وومن ڈویلپمنٹ): شکریہ جناب اسپیکر! سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیمہ آ ما بعد۔اس حکومت کا پہلا بجٹ for the financially year 2024-25 ایوان میں پیش ہوا۔یقیناً کسی بھی حکومت کیلئے صرف تین مہینے بعد ایک بجٹ پیش کرنا ایک بہت بڑا چیلنج ہوتا ہے لیکن مجھے خوشی ہے کہ سی ایم میر سرفراز بگٹی صاحب کے ساتھ منسٹر فنانس منسٹر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ آف فنانس،سیکرٹری فنانس کے ساتھ اُن کے تمام آفیسران ڈیپارٹمنٹ آف پی اینڈ ڈی کے اے سی ایس ڈویلپمنٹ اور اُن کے تمام آفیسران، چیف سیکرٹری صاحب اور اسی طریقے سے سی ایم سیکرٹریٹ کے تمام آفیسرز اُنکی انتھک محنت تھی کہ ایک بڑا چیلنج وہ ہم Cover کر سکے،اس کو present کر سکے عوامی حکومت کے پہلے عوامی بجٹ کو سب سے پہلے جو ترجیحی رکھی گئی ہے اس دفعہ حکومت کی ترجیح تھی،اُس میں بہت ترجیح تھی کہ ہماری اولین ترجیحات میں سب سے پہلے ایجوکیشن اور پھر ہیلتھ ہوگی اور پھر climate چیلنج ہوگا۔تعلیم کے حوالے سے جو بجٹ رکھی گئی ہے اور very rightly it has been put for the frist time ever. پہلی ترجیح پر رکھی گئی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ یہ پہلی ترجیح پر ہے کیونکہ of all education is the foundation development Balochistan. اگر پچھلی رہتی ہے تو صرف اسی وجہ سے پچھلی رہتی ہے کہ ہمارے پاس opportunities اور resources نہیں ہے اپنے بچوں کو تعلیم دینے کیلئے تاکہ وہ دُنیا بھر کے جو دوسرے youths ہیں اُنکے ساتھ at par ہوسکیں یا مقابلہ کرسکیں۔مجھے پورا یقین ہے کہ اس دفعہ ایجوکیشن میں جو فنڈ رکھا گیا ہے اسپیشلی جو خواتین اور بچیوں کی ایجوکیشن کی حوالے سے رکھی گی ہے اُس سے یقیناً ہمارے تعلیمی نظام میں تو تبدیلی آئیں گی لیکن آنے والے سالوں میں جو ہمارا ایک development process provincial ہے اُس میں بھی بہت بہتری آئی۔دوسری چیز جو فوکس کی گئی ہے وہ ہیلتھ ہے۔ایک صحت مند معاشرہ ہی ایک ترقی یافتہ معاشرے میں تبدیل ہوتا ہے۔اور سب سے جو اہم بات اس بجٹ میں مجھے لگی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے ڈسٹرکٹ وائز ہیلتھ کو فوکس کیا ہے صرف کوئٹہ کے پروجیکٹس نہیں ہیں گو کہ کوئٹہ کے بڑے hospitals میں بھی مسنگ facilites کیلئے فنڈز رکھے گئے ہیں لیکن ڈسٹرکٹ کی طرف جانا بہت ضروری ہے آگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ایک بہت اچھا ہیلتھ کیئر سسٹم بنے اور لوگوں کو وہ تمام سہولیات اُن کے ویلیز تک ملیں تو ہمیں ڈسٹرکٹس میں کرنا ہوگا۔اسی کے ساتھ موسمیاتی تبدیلی کے حوالے سے for the frist fime ever ایک disaster need assesment

کرائی جا رہی ہے بلوچستان ایک disaster proven province ہے جب تک ہم یہ need assesment نہیں کریں گے ہمیں معلوم ہی نہیں ہوگا کہ ہمارے پاس جو disaster ہم face کرتے ہیں یا پہلے جو کر چکے ہیں اُس کا rehabilitation process کیسے ہوگا یا اُس کو کس طریقے سے prevent کیا جا سکتا ہے کہ کم سے کم نقصانات ہوں۔ اسی کے ساتھ ساتھ نصیر آباد میں ایک flood vigilance and adaptation integrated project جو کہ infrastructure کی بحالی کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے لوکل گورنمنٹ کسی بھی علاقے میں کسی بھی ملک میں اگر ہمیں true اور sustainable ڈویلپمنٹ چاہیے ہوتی ہے تو وہ گراس روٹ لیول پر ہی آتی ہے۔ ہمارے پاس گراس روٹ لیول پر ڈویلپمنٹ کا جو نظام ہے وہ لوکل گورنمنٹ ہے۔ unfortunately it has never been strengthened۔ کبھی بھی ان کے پاس اتنے فنڈز نہیں رہے ہیں کہ وہ پورے طریقے سے کام کر سکیں۔ I am hopeful کہ اس دفعہ جو بجٹ میں اُن کیلئے فنڈز مختص کیے گئے ہیں، وہ یقیناً اِس سسٹم کو مضبوط کریں گے تا کہ ہمارے ڈسٹرکٹس کے حقیقی ترقی وہ ہم دیکھ سکیں۔ انرجی کے حوالے سے ہمیں renewable energy resources کی طرف جانا ہوگا۔ یہ ایک وقت کی ضرورت ہے۔ یہ ایک گلوبل ٹرینڈ بھی ہے کہ آپ renewable energy کی طرف جائیں۔ یقیناً اس میں بھی جو فنڈز رکھے گئے ہیں۔ ہم آنے والے دنوں میں دیکھیں گے ایک بہت بڑا dynamic shift آئے گا energy resources کے استعمال میں۔ women development کے حوالے سے اگر ہم بات کریں تو میں شکر گزار ہوں سی ایم صاحب کا کہ اُنہوں نے جو ہمارے women business centers ہیں incubation centers ہیں اور جو ومن مارکیٹس ہیں اُسمیں جو میسنگ facilities تھی ڈسٹرکٹ کے لیول پر اُن کو address کیا ہے۔ اور ہمیں وہ فنڈز دیئے ہیں کہ ہم وہاں وہ facilities provide کر سکیں۔ اور ان تمام سینٹرز کو اور مارکیٹس کو فنکشنل کر سکیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ exclusive جو چیز اس دفعہ ایک ہوئی ہے وہ پہلی دفعہ یہ کیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ کے لیول پر ہم exclusive ومن لائبریریز بنا رہے ہیں۔ جس میں audio visual aids for the disables اور digital integration کے ساتھ یعنی کہ آپ ڈسٹرکٹس میں بیٹھ کر بھی گلوبلی جو ٹرینڈز ہیں یا گلوبلی جو آپ کی انفارمیشن اور نالج ہے اُس کو access کر سکیں انشاءاللہ کرائسس سینٹرز بنائے جا رہے ہیں۔ کیونکہ gender based violence نہ صرف دُنیا بھر میں بلکہ بلوچستان میں بھی ایک growing trend ہے۔ جس کے حوالے سے بھی ہمارے ہاں ہماری حکومت اسکو اولین ترجیح میں رکھ رہی ہے۔ اُس کے اُوپر کام کر رہی ہے۔ deserving students کیلئے ٹرانس جینڈرز کیلئے اور students for disabilities کیلئے نہ صرف سپیشل ایجوکیشن فنڈز رکھے گئے ہیں بلکہ ان کیلئے سپیشل فنڈز بھی

مختص کیے گئے ہیں۔ تاکہ اُن کو معاشرے کا کارآمد شہری بنانے کیلئے جو وسائل اور جو چیزیں درکار ہیں وہ حکومت اُن کو مہیا کر سکیں۔ disable کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اگر کسی سے کوئی ایک چیز لی ہوتی ہے تو اُس کو دس صلاحیتیں اور بھی دی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اِس میں ہم نے دیکھا ہے کہ اُن لوگوں کو جن کی سکیل announcement ہے، disable کے حوالے سے میں بات کر رہی ہوں کہ disable persons کیلئے جو skill enhancement کی جاتی ہے تو وہ اپنے اُس معاشرے کیلئے ایک بہت کارآمد شہری ثابت ہوتے ہیں۔ ملک اور قوم کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آنے والے دنوں میں ہمارے جو with disablities persons یا persons with special abilities ہیں اِن کیلئے ہم وہ سب کر سکیں گے جو اُن کا حق ہے۔ انٹرنیشنل اداروں کی ایک رپورٹ ہے۔ جس میں اُنہوں نے بتایا ہے کہ پاکستان میں youth کا ریشو more than 65%. it's around 65% to 73%. اس کے درمیان ہے This is a very huge chunk of the population. اب اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری یہ اتنی بڑی population ملک اور قوم کیلئے ایک asset بنے۔ liability نہ بنے تو ہمیں ان کی skill enhancement میں invest کرنا ہوگا۔ and I am very happy to say کہ سی ایم صاحب کی قیادت میں for the frist time ever. یوتھ پالیسی بلوچستان کی متعارف کرائی دی گئی ہے۔ اور اس کے تحت اسکالرشپس کے ساتھ ساتھ skill enhancement پر بھی بہت کام کیا جا رہا ہے۔ جس میں مختلف ادارے ہیں جو فیڈرل لیول سے بھی ہیں اور جو کہ مختلف انٹرنیشنل آرگنائزیشنز کے ساتھ بھی ہیں اُن کے ساتھ collaboration میں skill enhancement پر کام ہوگا تاکہ لوگ اپنی اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے ملک اور قوم کی revenue generation میں ملک اور قوم کے حقیقی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ایک بہت اہم چیز جو ہے میرے خیال ہے کہ ہم پہلے شاید نظر انداز کر تے رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ہم نے کبھی collectively سوچا نہیں ہے۔ ہم isolation میں کام کرنے کی عادی ہوگئے ہیں من حیس القوم۔ اور ہم اِنسولو کام کرتے ہیں بجائے اس کے کہ ہم کمیونٹی لیول پر دیکھیں کہ کیا چیز ہو سکتی ہے۔ ہماری مَیں، ہم سے زیادہ strong ہوگئی ہے۔ اس چیز کو discourage کرنے کی ضرورت ہے اور مجھے خوشی ہے کہ آج اسمبلی میں اکثر جو اراکین تھے چاہے وہ ٹریژی بینچز کے ہوں یا اپوزیشن کے ہوں اُنہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمیں مِلکر کام کرنا ہوگا۔

We all have the problems, we all know the challenges and we all know the hurdles. The need of our is to work in the very possesive in

a very complementary way. We have to encourage each others efforts. تا کہ ہم اجتماعی طور پر سود مند نتائج حاصل کر سکیں۔ اور اپنے صوبے کو وہ حقیقی ترقی اور وہ حقیقی مقام دلا سکیں جو بلوچستان کا نہ صرف حق ہے بلکہ بلوچستان کے عوام کا بھی حق ہے۔ آخر میں میں تمام اراکین کے ساتھ ساتھ لیڈر آف دی اپوزیشن کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہوں گی کہ اُنہوں نے اس بار بجٹ presentation بہت خوشگوار ماحول میں اور بہت احسن طریقے سے یہ بجٹ present کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آنے والے سالوں میں جتنا tenure اسمبلی کا ہے اس میں ہم اسی طریقے سے ملکر اجتماعی طور کام کریں۔ تا کہ صوبہ آگے کی طرف جائے۔

In the end I would like to thank you Mr.Speaker. The Assembly Secretariat, The Secretary Assembly and all the officers for facilitating of this budget. میں آپ کی توسط سے سیکرٹری فنانس اور اسپیشلی منسٹر فنانس سے یہ request کرنا چاہوں گی کہ جس طریقے سے گورنر ہاؤس کی ملازمین، CM سیکرٹریٹ کی ملازمین اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ملازمین کیلئے فنانس ڈیپارٹمنٹ بونس کی نوٹیفیکیشن جاری کرتا ہے، اُس میں اسمبلی کے آفیسران اور اسمبلی کے ملازمین کو بھی notify کیا جائے۔ کیونکہ جب تک آپ کی ہمارے ساتھ یہ cooperation اور facilitation نہیں ہوگی ہم تمام ممبران تک یہ بجٹ کی کاپیاں timely اور یہ بجٹ presentation ایک احسن طریقے سے ممکن نہیں ہے۔ آخر میں میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو، مجھے آپ کو اور یہاں موجود تمام اراکین اسمبلی کو اور تمام آفیسران کو یہ توفیق دے کہ ہم سب ملکر اپنے صوبے کی حقیقی ترقی کیلئے کام کریں۔ اور اپنے صوبے کو ایک روشن مستقبل دیں۔ اَستغفر اللہ اِنَّ اللہ غفور الرحیم۔ وآخر دعوٰنا ان الحمدللہ رَب العالمین۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ مَیں اپنی جانب سے اور سب کی جانب سے ڈاکٹر ربابہ بلیدی صاحبہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اُن کو It is a honour for Balochistan for the first time that Medical and Dental Pakistan میں doctor appointed ڈاکٹر ربابہ بلیدی as an health care expert to align all medical universitities and colleges of Pakistan with global standards. مبارک ہو آپ کو جی۔ جی ظہور احمد بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ سب سے پہلے میں پوری اسمبلی کو، حکومتی ممبران کو خصوصاً وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر خزانہ صاحب، چیف سیکرٹری، اے سی ایس ڈیولپمنٹ، سیکرٹری فنانس اور تمام حضرات جنھوں نے 2024-25ء کے بجٹ سازی میں معاونت کا کردار ادا کیا۔ سب کو

میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اِس امید کے ساتھ کہ یہ بجٹ بلوچستان کے عوام کے لیے خوش آئند ثابت ہوگی۔ جناب اسپیکر! 25-2024ء کا جو بجٹ ہے یہ ہماری حکومت نے بڑی محنت اور لگن کے ساتھ اور عوامی جذبات سے سرشار ہوکر ایک بہترین متوازن اور عوام دوست بجٹ صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ اور اِس بجٹ میں بلوچستان کے جتنے بھی سیکٹرز ہیں، سب کو اُس کی حیثیت اور مقام کے مطابق ترجیح دی گئی ہے۔ اور اِس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ یہ بجٹ بلوچستان کے عام لوگوں تک ان کے فائدے پہنچیں اور لوگوں کے لیے ایک نیک شگون ثابت ہو۔ جناب اسپیکر! اچھی حکومت کا خاصہ یہ ہے کہ وہ اچھی گورنمنٹس کریں اور لوگوں کو ایک اچھا بجٹ پیش کریں اُن کے ٹیکس کے پیسے جو ہیں انہی پر خرچ کریں اُس حکومت کی جو ہیں ناں پذیرائی ہوتی ہیں اُس حکومت کو لوگ سراتے ہیں جناب اسپیکر! اِس میں کوئی شک نہیں کہ مالی مشکلات بلوچستان میں شروع دن سے رہی ہیں اُس کے باوجود حکومت نے کوشش کی ہے کہ ایک بہتر بجٹ بنا کر عوام کے سامنے اور اسمبلی کے سامنے پیش کریں۔ وزیر خزانہ صاحب نے اپنی بجٹ تقریر میں تفصیل بتائی اُس میں جو فیڈرل گورنمنٹ سے جو ہمارا divisible pool کا جو حصہ ہیں وہ تقریباً کوئی ساڑھے چھ سو کے قریب ارب روپے بنتے ہیں۔ اور کچھ provincial receipts کچھ ہماری foreign investment ہیں foreign dollar سے جو رقم ملی ہے کچھ state transfers ہے سب کو ملا کر کوئی 955 بلین کی جو ہیں revenue receipts ہیں اُس میں 930 بلین کا بجٹ حکومت نے پیش کیا ہے جناب اسپیکر! جب گورنمنٹ بنی۔ جو پچھلی بجٹ تھی وہ election oriented تھی تمام ممبران نے ایسے اسکیمات ڈالے ہوئے تھے کہ جو، اُن کے الیکشن میں اُن کے لیے سودمند ثابت ہو اور الیکشن جتانے میں اُن کے مددگار رہو۔ جن کی کل تعداد 5 ہزار 668 اسکیمات تھیں جن کا social economic indicators پر کوئی خاص affect نہیں تھا۔ 4 ہزار 720 اسکیمات on going تھی اور ٹوٹل جو throw forward تھا کوئی 471 ارب روپے کا تھا۔ جو ہمارے لیے ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کی قیادت میں پی ایس ڈی پی کو از سرنو اُس کو دیکھا گیا۔ اور 1751 ایسی اسکیمات ہم نے منظور کی پی اینڈ ڈی نے authorized کیے اور finance نے release کیے جس کا ہم سمجھ رہے تھے کہ اُس کا ایک اچھا affect ہے اور ضروری اسکیمات ہیں اب پچھلی حکومت نے پچھلے جو بجٹ ہے اُس میں ہماری زیادہ کوشش یہ تھی کہ ہم جو اچھے اور viable projects ہیں اُن کو ہم مکمل کریں اور deliver کریں پبلک کو۔ اِسی لیے جتنے بھی allocation جو پی اینڈ ڈی سے اور فنانس سے گئے ہیں اُس کا 92 فیصد اُن اسکیمات کو گئے ہیں اور جو تقریباً 2 ہزار 172 اسکیمات کو 30 ارب allocation دے کر اُس کو مکمل کیا گیا۔ جب ہمارے بجٹ کابینہ تھی تو اُسمیں وزیر اعلیٰ صاحب نے direction دی متعلقہ احکام کو اور خصوصاً planning and development کے implementation wing کو کہ

بلوچستان میں اکثر یہ شکایت رہتی ہے کہ اِن کاغذوں میں اسکیمات مکمل ہو جاتی ہیں۔لیکن اُن کا گراؤنڈ پر کوئی اِس طرح نام ونشان نہیں ہوتا۔تو اِس اُن کے instruction کے بعد اِس 2ہزار 172اسکیمات کو physically حکومت چیک کرے گی اور پھر کابینہ کو اُس کی رپورٹ دیگی اگر یہ مکمل نہیں ہوا اور اُن کے فائدے پبلک تک نہیں گئے تو اُس پر انکوائری شروع ہو جائیگی۔ جناب اسپیکر! اب میں آتا ہوں اِس پی ایس ڈی پی پر۔ ہمارے اکثر دوست یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سارا بجٹ یہ پی ایس ڈی پی کا نام ہے۔ البتہ پی ایس ڈی پی کوئی 930بلین کے بجٹ میں صرف 219ارب کا component ہے جو volume add میں شمار ہوتا ہےاور جو 219ارب ہیں اِس پر بھی کوشش کی گئی ہے کہ اُس کو ایک اچھا اور need base ایک پی ایس ڈی پی بنے۔ جناب اسپیکر! جو بجٹ میں جو سوشل سیکٹر کو ترجیح دی گئی ہے۔ اُس کے اعداد وشمار وزیر خزانہ صاحب نے آپ کو بتائے کہ جو nondevelopment میں education sector میں جو increase تھا وہ تقریباً کوئی 25% کیا گیا ہے۔اور اُن ضرورتوں کو ترجیح دی گئی ہےاور اسی طرح جو Health sector میں increase تھا وہ 6% سے بڑھا کر اُس کو 10% کر دیا گیا ہے۔اور یہ میں بات کر رہا ہوں صرف نان ڈویلپمنٹ سائیڈ کی۔ جو development side ہے education sector کو 71 percent اسکول سائیڈ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ یونس زہری صاحب نے ایک اعتراض اٹھایا تھا اُن کے لیے میں گوش گزار کر رہا ہوں ۔45 present صرف Health sector میں بڑھایا گیا ہے جو ہماری پی ایس ڈی پی ہے۔ development component ہے۔ اِس کے علاوہ جناب اسپیکر! ہمارے ممبران نے بہت سی تنقیدی باتیں کی ہیں۔

کچھ،ضرورت کی جائز باتیں ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے اُن کے ساتھ commitment کی ہے کہ اُن کو از سرِ نو دیکھیں گے۔لیکن مَیں اُن کو کچھ ضرور گوش گزار کراؤں گا کہ یہ اس دفعہ پہلی جو پی ایس ڈی پی تھی کہ جس میں بڑی تعداد میں فرینڈ شپ پروجیکٹس ڈالے گئے۔ اُن کو نہ کس ایم پی اے نے ریکومنڈ کیا تھا نہ کسی اور اسٹیک ہولڈر نے۔ وہ صرف ضرورتوں کو دیکھ کر ڈالے گئے جیسا کہ ہائی اسکولز میں ٹرانسپورٹیشن سسٹم کو introduce کیا گیا ہے جس کے لئے تین ارب روپے رکھے گئے ہیں۔اسی طرح جو ہمارے اسکولوں میں مسنگ فیسیلیٹیز ہیں اُنکے لئے پانچ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ پورے بلوچستان کے جو اسکولز ہیں جہاں ضرورت ہوگی وہاں اُنکو دیا جائے گا۔میر پروگرام کوئٹہ شہر کے لئے رکھا گیا ہے۔ایک ارب ستاون کروڑ کا۔ اِسی طرح ڈیجیٹل لائبریریز کے لئے کوئی ڈیڑھ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔دانش اسکولز جو ایک بہترین charity اسکولز ہیں پنجاب میں جو پنجاب میں تعلیمی انقلاب لے آیا ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے وہ یہاں شروع کیا ہے اور اُسکا آغاز کر رہے ہیں موسیٰ خیل،صحبت پور، ڈیرہ بگٹی اور قلعہ سیف اللہ پر۔ یہ پائلٹ پروجیکٹ ہوں گے

جن کی لاگت کوئی تین ارب کے قریب ہیں۔اسی طرح کالجز سائیڈ پر جو مسنگ فیسلٹیز ہیں بلوچستان کیڈٹ کالج، پولیٹیکنک کالج اور جو ہمارے جنرل کالجز ہیں،کوئی دو ارب کے۔اِس کے علاوہ ہیلتھ سیکٹر میں بھی بہت زیادہ کام کیا گیا ہے۔کافی پروجیکٹس لائے گئے ہیں۔دس ڈسٹرکٹس burns units بنائے جارہے ہیں اور اسپیکر صاحب یہ بات آپ سے کوئی پوشیدہ نہیں ہے کہ ہمارے یہاں روزانہ ایکسیڈنٹس ہوتے ہیں۔اور کبھی کبھار لوگ ایکسیڈنٹس میں جل جاتے ہیں۔تو ان کے لیے burn units بنائے جارہے ہیں اسی طرح کینسر ہاسپٹل جو کوئٹہ میں بنا ہے اور آپ کو اچھی طرح پتہ ہے کہ ہمارے بلوچستان میں بہت سے کینسر کے مریض ہیں جو بیچارہ علاج نہ ہونے کی وجہ سے فوت ہو جاتے ہیں ان کی مشینری کے لیے کوئی تین ارب روپے کے گئے ہیں۔آپ کے کوئٹہ کے جو گیسٹرولوجی کی جو انسٹیٹیوٹ ہے equipments اس کے لیے ڈیڑھ ارب رکھے گئے ہیں۔بلوچستان میٹرنل اینڈ چائلڈ ہیلتھ کے لیے دو ارب روپے ور پے رکھے گئے ہیں تمام ڈویژنز اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز ہیں ان کو ان کی incentives کے لیے دو ارب روپے رکھے گئے ہیں۔تو جناب اسپیکر! یہ intervention صرف ہیلتھ اور ایجوکیشن تک محدود نہیں ہے۔ Balochistan green initiative کے لیے 10 ارب روپے رکھے گئے ہیں جس کو پورے بلوچستان میں need basis پر دیا جائے گا اسی طرح پٹ فیڈر کی رِی ماڈلنگ کے لیے 12 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔اور بہت سے ایسے پروجیکٹس ہیں کہ جن کا فائدہ پورے صوبے کا ہوگا۔اور جو ہمارے ان سیکٹرز کو uplift کرے گی جس کو جن پر invest کرنے کی ضرورت ہے اس سے پہلے ہمیشہ یہی دیکھنے میں آرہا تھا کہ ایم پی ایز کے پروجیکٹس آجاتے تھے کچھ پروجیکٹس اِدھر اُدھر سے لیتے تھے اور پی ایس ڈی پی compile کرتے تھے لیکن اس دفعہ ان چیزوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔تو جناب اسپیکر! یہاں تک بات نہیں رکتی بجٹ سے پہلے فیڈرل پی ایس ڈی پی پر بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک بڑا اچھا کام کیا ہے بڑا فوکس کیا اُس میں گو کہ ہمیں نئی اسکیمات نہیں ملیں لیکن جو ہماری پرانی آن گوئنگ اس کی بات تھی جن کا ٹوٹل حجم کوئی 1600 بلین کے قریب تھا۔اس میں جو ہمارے پروجیکٹس تھے جو پچھلے ادوار میں پچھلے بجٹ میں اس طرح ہوا تھا کہ ہمارے ساتھ جو انہوں نے کمٹمنٹ کی تھی 135 بلین کی۔لیکن جو ریزرو ہوا تھا کوئی 60 ملین اُس ایلوکیشن کے 44 پرسنٹ ہمیں ملا۔جو ہماری پروجیکٹس سے اس میں 30ارب commit کیا گیا لیکن at the end چھ ارب ہمیں ملا۔تو ہم نے سی ایم صاحب نے نیشنل اکنامک کونسل کی میٹنگ میں حد درجہ جا کر پروٹیسٹ کیا۔اور یہ چیز ensure کرایا کہ جی آئندہ بلوچستان کے لیے جو ایلوکیشن رکھی جائے گی اس میں کوئی کٹوتی نہیں ہوگی۔کوئٹہ کراچی روڈ کے لیے 17 ارب ایلوکیشن رکھا گیا ہے اور انشاءاللہ وتعالیٰ ان کے حالات دیکھیں گے یہ سڑک جو ہے بڑی تیزی سے کے ساتھ کام جاری ہوگا۔ اسی طرح جو خیر جان بلوچ کا ایریا ہے جو میرا ایریا ہے ہوشاپ، آواران۔آواران، خضدار روڈ کے لیے آٹھ ارب روپے

رکھے گئے ہیں نوکنڈی، ماشکیل جوزاہد صاحب کی روڈ ہے اس کے لیے تین ارب روپے رکھے گئے ہیں۔اسی طرح ماشکیل، پنجگور کا جو بیسک لینڈ تھا جو واشک کے نمائندے نے یہ تنقید کی اور طنز یہ مجھے اور وزیرخزانہ صاحب کو کہا، 40 ارب کا پروجیکٹ ڈالا گیا ہے زاہد صاحب۔ وہ بھی واشک میں آتا ہے۔اسی طرح آپ کے حلقے میں خاران بسیمہ کے لئے این ایچ اے کی طرف سے ایک سڑک منظور کرائی گئی ہے۔تربت، مندروڈ کے لیے پانچ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔پنجگور ڈیم کے لیے پانچ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔کچھی کینال کے لیے 10 ارب روپے رکھے گئے ہیں اور اس طرح جتنے بھی پروجیکٹس دیکھیں، جس طرح یہ ہمارا کچلاک، ژوب روڈ ہے اس کے لیے دو پروجیکٹس رکھے گئے ہیں ایک ڈیڑھ ارب لینڈ کمپنسیشن کے لیے اور ساڑھے تین ارب جو ہے executation کے لیے۔اُس پر بھی بڑی تیزی سے کام ہوگا اور سب سے بڑی کامیابی ہمیں یہ ملی کہ ہمارے جو پروجیکٹس جو ہم نے omit کرنے تھے بلکہ آپ کے نالج میں ہوگا کہ 22 نومبر 2023ء کو یہ ایک فیصلہ ہوا تھا یہ جو پراونشل نیچر کی اسکیمات ہیں وہ آئندہ فیڈرل پی ایچ ڈی پی کا حصہ نہیں ہوں گے۔لیکن وزیراعلیٰ صاحب نے حددرجہ پروٹیسٹ کیا۔اور یہاں تک کہا کہ باقی صوبوں میں شاید وہ بنیادی انفراسٹرکچر کی ضرورت نہیں ہے، لیکن بلوچستان میں بنیادی انفراسٹرکچر کی ضرورت ہے۔اور خصوصا روڈ نیٹ ورک کی ٹرانسمیشن لائنز کی، میگا ڈیمز کی۔اور یہ ایک پراونشل پی ایس ڈی پی سے ہم نہیں کر سکتے۔تو اُس فیصلے کو جو بجٹ سے پہلے این ایف سی کی میٹنگ ہوئی اس نے ریورس کیا اور یہ بات کا جو عندیہ دیا کہ آنے والے وقتوں میں پراونشل نیچر کی اسکیمات ڈالیں گے۔ اسی طرح جو ہماری پراونشل ایگزیکیوٹو ایلوکیشن تھی۔ پچھلے سال کوئی 30 ملین کے قریب تھیں اس سال اس کو 58 بلین تک لے گئے ہیں۔یہ بلوچستان کے لیے ایک اچھی خبر ہے۔جناب اسپیکر! جہاں تک ہمارے کچھ اراکین نے اعتراضات کیے وہ ہوسکتا ہے کہ جو انہوں نے اسکیمات پروپوز کیے ہیں شاید ساری نہیں ڈلی ہیں لیکن جتنے بھی فلیگ شپ پروجیکٹس جو میں نے آپ کو یہاں پہ گنوائے یہ سب کے فائدے پھر انہی کو جائیں گے۔اور کوئی بھی ڈویژن کوئی بھی ڈسٹرکٹ اس طرح نہیں رہا ہے کہ جہاں فیڈرل پی ایس ڈی پی، پراونشل پی ایس ڈی پی یا وہ کلیکشن پروجیکٹس جن سے وہ مستفید نہیں ہوئے ہوں۔اگر کسی نے کوئی سیاسی تقریر کرنی ہے یا اپنے حلقے کے لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ شاید ان کی جو الیکشن میں اعلانات ہوئے ہیں وہ تمام پورے نہیں ہوئے ہیں لیکن یہ میں ضرور کہوں گا کہ ایک بہتر قدم ہے towards ڈیولپمنٹ۔ایک مثبت قدم ہے towards ڈیولپمنٹ کہ ہم آگے جائیں اور آگے بڑھیں۔جناب اسپیکر! اگر اوورال دیکھا جائے بجٹ میں وہ تمام چیزیں ڈلی ہوئی ہیں جن کا فائدہ بلوچستان کے عام پبلک کو ہے اس کی ایک میں مثال دیتا ہوں کوئٹہ کی جو گرین بس سروس ہے جو آٹھ بسیں پچھلی گورنمنٹ نے شروع کی تھی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پہ ان کو ایکسٹینڈ کیا جا رہا ہے ان کی تعداد کو بڑھایا جا رہا ہے۔اور یہ فائدہ کوئٹہ کے شہریوں کو ہوگا۔ apart from that کہ کس کا حلقہ کہاں سے کوئی جو فائدہ

لے گا- بلوچستان پورا ہمارا ہے اور اس کو serve کرنا ہمارا نصب العین ہے۔ ہمارا مشن ہے۔ اُس کو ہم ضرور serve کریں گے اسی طرح تربت میں بھی ایک سروس شروع کی جارہی ہے اور انشاء اللہ تین چار مہینے بعد اس کا باقاعدہ آغاز ہوگا اور میں یہی کہوں گا کہ ایسے ایسے initiative کو ہم مزید فروغ دیں گے apart from political affiliation. اور apart from علاقائی discrimination اور جہاں پہ بھی بلوچستان کا جو بھی فرد ہو اس کو فائدہ ملے۔ ہماری یہ سوچ نہیں ہے کہ ہم صرف ایک طبقے کی خدمت کریں ایک حلقے کی خدمت کریں یا ایک ایریا کی خدمت کریں اس حکومت کو مینڈیٹ ملا ہے پورے صوبے کا اور وہ اپنے مینڈیٹ کو ضرور serve کرے گی۔ thank you جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: thank you جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جناب اسپیکر صاحب! باتیں تو صوبائی پی ایس ڈی پی کی ہوئی۔ اور کچھ دوستوں نے فیڈرل پی ایس ڈی پی کے بارے میں بھی باتیں کی ہیں۔ اسپیکر صاحب! فیڈرل پی ایس ڈی پی وہ صرف اور صرف پسماندہ علاقوں کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن آپ دیکھ لیں اور آپ بک منگوائیں فیڈرل پی ایس ڈی پی کی۔ کہ اس دفعہ بلوچستان کے کتنے پروجیکٹس اس میں رکھے گئے ہیں۔ پنجاب میں تو کوئی پسماندہ علاقہ ہے نہیں اور مَیں یقین سے کہتا ہوں کہ 80 percent سے زیادہ جو اسکیمات ہیں وہ پنجاب کی رکھی گئی ہیں۔ مَیں یہاں سے قرارداد پاس کر کے وہاں لے گیا اسلام آباد، گورنمنٹ آف بلوچستان نے یہاں سے recommend کیا، پی سی ون بنا۔ وہاں مَیں لے گیا اور جتنے process ہیں اُن سے گزار لیا اور جو last میں جو میٹنگ ہو رہی تھی اُس میں ہمارے پروجیکٹ کو reject کیا۔ کیوں reject کیا، کیا یہ پسماندہ ترین علاقہ نہیں تھے؟ جس کے لئے مَیں نے یہ پروجیکٹ بنایا تھا۔ اور میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ ہمارے علاقے کا یہ روڈ بنے اور اس پر سفر کریں اور اس مصیبت سے نکلیں۔ اور ترقی کریں۔ فیڈرل گورنمنٹ کہتی ہے کہ بلوچستان کے ساتھ ناجائز نہیں کر رہے ہیں۔ کیا ناجائز نہیں ہو رہا ہے؟ ہماری فیڈرل گورنمنٹ میں ہمارے جو ملازمتیں ہیں۔ بلوچستان کا جو کوٹہ ہے وہ بلوچستان کے نوجوانوں کے لئے ہے یا دوسرے صوبوں کے لئے ہے۔ فیڈرل کی وہاں گورنمنٹ کی پورے پاکستان میں ہسپتال ہیں کیا ہمارے پاس گریجویٹ یا پوسٹ گریجویٹ ڈاکٹر نہیں ہیں۔ اور جا کر آپ سروے کریں آپ ریکارڈ منگوا لیں کے کتنے بلوچستان کے ڈاکٹر اس میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ فیڈرل جو دوسرے ادارے ہیں جو ایجوکیشن کے ہیں یا یونیورسٹیز ہیں آپ وہاں جا کر دیکھیں کہ بلوچستان کے نوجوان کتنے وہاں appoint ہوئے ہیں، کتنے لوگ وہاں کام کر رہے ہیں۔ مَیں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس وقت جو بلوچستان کے ہمارے نوجوان ہیں جو پڑھے لکھے لوگ ہیں جو گریجویٹ ہیں یا پوسٹ گریجویٹ ہیں تو وہ پاکستان کے دوسرے صوبوں

سے زیادہ talented ہیں۔آپ جائیں اس وقت ہماری جو آرمی ہے اس میں بھی ہمارے لوگ بھرتی ہو رہے ہیں اور بلوچستان کے لڑکے وہاں compete کر رہے ہیں اور پاس ہو رہے ہیں اور آرمی میں آ رہے ہیں۔کیا دوسرے اداروں میں یہ لوگ نہیں کر سکتے ہیں؟ سی ایس ایس ہو رہا ہے ہمارے جو بلوچستان کے جو لڑکے ہیں وہ Top کر کے جا رہے ہیں ۔فیڈرل پی ایس ڈی پی میں ہمارے ساتھ بلوچستان کے ساتھ سراسر ناجائز ہوا ہے۔منگوا لیں اسپیکر صاحب وہ پی ایس ڈی پی کو آپ خود دیکھ لیں اور اس ایوان میں پڑھ کر کے سنائیں کہ یہ جو پسماندہ علاقوں کی پی ایس ڈی پی ہوتی ہے فیڈرل کی یہ آیا واقعی پسماندہ علاقوں کو ملی ہے۔بلوچستان میں کونسا علاقہ ہے اُنہوں نے خود پالیسی بنائی تھی کہ خضدار اور کوئٹہ کے علاوہ بلوچستان یعنی پورا بلوچستان پسماندہ ہے۔اور اس پی ایس ڈی پی میں اس پسماندہ علاقوں کے لئے کتنے پروجیکٹس رکھے گئے ہیں۔یہ پی ایس ڈی پی صرف دوسرے صوبوں کے لئے، یہ پورے پاکستان کی پی ایس ڈی پی ہے۔اور پسماندہ علاقوں کی پی ایس ڈی پی ہے۔یہ مَیں چیف منسٹر صاحب سے پھر ایک دفعہ request کرتا ہوں یہ اس دفعہ وہاں جب میٹنگ میں گئے اُنہوں نے بات کی اور protest بھی کیا تھا لیکن مَیں کہتا ہوں کہ پھر بھی اس کو folow کریں اور ابھی تک ٹائم ہے 30 جون سے پہلے پہلے اس پی ایس ڈی پی میں بلوچستان کے جو کیس پروجیکٹ نکالے گئے ہیں اس کو دوبارہ اس میں شامل کر دیں دوسری بات اب مَیں صوبائی بجٹ پر آتا ہوں۔یہ جو جس روڈ کی مَیں نے بات کی ہے ژوب، مرغہ کبزئی اور میختر کے درمیان یہ N50 اور N70 کو ملاتا ہے یہ پاکستان کا سب سے پسماندہ ترین علاقہ ہے، پاکستان کو بننے ہوئے 75 سال ہوئے ہیں لیکن اس پر کام نہیں ہوا ہے۔پہلے کوئی ہمارا ایسا نمائندہ نہیں ہوا ہے کہ آواز اُٹھائے ۔مَیں نے آواز اُٹھالی ہے۔مَیں نے اسمبلی سے بل پاس کروایا۔لیکن اس کے باوٴجود بھی نہ فیڈرل گورنمنٹ نے کچھ دیا اور صوبائی گورنمنٹ نے اس کے لئے 1 کروڑ 80 لاکھ روپے اس کے لئے رکھے ہیں اس روڈ کے لئے۔جس پر آدھا کلومیٹر روڈ بھی نہیں بن سکتا ہے۔یہ تو ایک یونین کونسل کے لیول پر بھی۔مجھے وہاں کے جو چیئرمین ہیں وہ دے سکتا تھا ۔اس کے علاوہ کہتے ہیں کہ ایجوکیشن اور ہیلتھ کو ہم نے priority دی ہے۔کیا priority۔کتنے آپ لوگ اس دفعہ ایجوکیشن کو آپ نے پوسٹیں دی

ہیں۔میرے خیال میں کوئی ساڑھے پانچ سو کے قریب ہے۔مَیں یہ کہتا ہوں کہ اس وقت بلوچستان میں تیس ہزار سے زیادہ ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں اور وہاں سکول بند پڑے ہیں اور ٹیچرز نہیں ہیں۔چلیں پانچ یا دس فیصد ٹیچرز ڈیوٹی پر نہیں جاتے ہیں لیکن 90 percent سکول اس لئے بند ہیں کہ وہاں ٹیچرز ہیں نہیں پوسٹیں خالی ہیں۔اور ہماری ایجوکیشن ratio بلوچستان میں کیا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ٹیچرز نہیں ہیں۔اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ یہ جو بجٹ ملا تھا بلوچستان گورنمنٹ نے جو دی ہے یہ اسمیں کم از کم دس ہزار کے قریب ٹیچرز کی آسامیاں create کرنی

چاہیے۔ ہر سال آپ دیکھ لیں آپ ہر ڈسٹرکٹ سے رپورٹ منگوالیں کہ کتنے ٹیچرز ہر سال ریٹائرڈ ہو رہے ہیں اور کتنے نئے بھرتی ہو رہے ہیں۔ بھرتی تین سو چار سو سال سالانہ بجٹ میں رکھتے ہیں اور ریٹائرڈ ہزاروں میں ہو رہے ہیں تو ایجوکیشن کی کیا حالت ہوگا۔ خدارا اس پر یعنی جو ایجوکیشن کو ملا ہے اس کو proper طریقے سے پلاننگ کے ساتھ خرچ کریں۔ پہلے یہاں کے جو ٹیچرز ہیں اُن کو بھرتی کریں اُس کے بعد دوسرے۔ ایک چیز اور مَیں آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ مَیں ضلع شیرانی کی مثال دوں۔ وہاں مانیٹرنگ کیوں نہیں ہو رہی ہے مَیں نے ڈی او اور ڈپٹی ڈی او کو بلایا۔ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس گاڑیاں نہیں ہیں۔ کسی کرائے کی گاڑی میں جاتے ہیں تو پورے سال کا ایک لاکھ روپے پٹرول کا چار آفیسروں کو بجٹ ملتا ہے کیوں؟ کہاں جا رہا ہے بجٹ اس کو proper طریقے سے خرچ کریں ایجوکیشن کو promote کریں۔ جب تک ایجوکیشن promote نہیں ہوگی ہمارا یہ صوبہ ترقی نہیں کریگا۔ (ڈیسک بجائے گئے) جناب اسپیکر صاحب! اس کے علاوہ ہیلتھ میں بجٹ بڑھایا گیا ہے لیکن اُسکے لئے بھی پلاننگ ہونی چاہیے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ کوئٹہ ہسپتال میں یہ کریں گے وہ کریں گے۔ بھائی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو strenghen کریں۔ اُن کو strong کریں وہاں ڈاکٹرز بھیجے۔ تین سو کے قریب ہمارے پاس FCPS ڈاکٹرز بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ڈاکٹر کنٹریکٹ پر جاکر کے وہاں چھ مہینے کام کرتے ہیں چھ مہینے کے بعد پھر فارغ ہوکر کے دو، تین مہینے کہتے ہیں کہ extension نہیں ہو رہا ہے ان کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آپ appoint کریں۔ اُن کو دے دیں وہاں ریگولر سروسز دے دیں وہ وہاں بیٹھ جائیں گے۔ اور اس وقت آپ وہاں کے ساڑھے تین لاکھ کنٹریکٹ پر دے رہے ہیں جو کہ بلوچستان کے خزانے پر burden بھی ہے آپ ان کو ریگولر appoint کر دیں وہ دو لاکھ میں وہ وہاں بیٹھ جائیں گے اور satisfied بھی ہوں گے۔ پالیسی کو بنانے، اس کی جو implement کر رہے ہیں ہیں بجٹ اس کے لئے پلاننگ کریں ان کو اس کے لئے experts brand بٹھائیں اور سوچیں کہ بھئی اس بجٹ کو ہم کس طرح خرچ کریں۔ اور رہی ایک بات اور مَیں آپ کو ایک چیز بتاتا ہوں کہ پورے شیرانی ڈسٹرکٹ میں ایک بھی ایمبولینس نہیں ہے۔ اس دفعہ میں نے اس پی ایس ڈی پی میں پروپوز کیا ہے جو کہ بجٹ بک میں آ بھی آچکا ہے لیکن ان کی ایک ایمبولینس آج تقریباً جو فل لوڈڈ ہوتی ہے تین کروڑ سے ڈیڑھ کروڑ روپے اس کی قیمت ہے لیکن مَیں نے دو عدد ایمبولینس پروپوز کیئے ہیں جن کی

قیمت تقریباً تین کروڑ بنتی ہے اور مجھے یہاں ایلوکیشن ایک کروڑ چالیس لاکھ کا ہے جس میں باقی باڈی اور انجن تو آ جائے گا ایمبولینس کا لیکن اُسکے ٹائر اگلے سال پھر ملیں گے۔ اس لئے صبح جو ڈاکٹر مالک صاحب نے بات کی کہ بھئی ایلوکیشن زیادہ ہونی چاہیے ہر سطح پر۔ جیسا کہ مَیں نے ایمبولینس کا بتایا یا واٹر سپلائی اسکیم کا مَیں بتا رہا ہوں۔ اگر ہم بور لگاتے ہیں سولر پھر

اگلے سال لگاتے ہیں جب اگلے سال سولر آئیں گے تو یہ بور damage ہو چکا ہوگا۔

(اس مرحلہ میں میڈم غزالہ گولہ بیگم صاحبہ، ڈپٹی اسپیکر نے اجلاس کی صدارت کی)

اسپیکر صاحبہ! اس پی ایس ڈی پی کا تھوڑا سا اگر دوبارہ بیٹھ جائیں اور جس جس، جیسے کہ مَیں نے ایمبولینسوں کا ذکر کیا اِن کو ایلوکیشن اِتنا دے دیں تاکہ کمپنی والا تو آپ کو اُدھار نہیں دے گا کمپنی والے تو آپ سے پیسے مانگتے ہیں پھر آپ کو ایمبولینس حوالے کر دیں گے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ایک سال اور بھی اپنا ڈسٹرکٹ شیرانی میں بغیر ایمبولینس کے وہاں بیٹھے رہیں گے۔ ایسے اور بھی کئی ڈسٹرکٹس ہوں گے۔ ایک تو جو جتنے ایجوکیشن کے مانیٹرنگ سسٹم ہے انکو strong کرنے کے لئے ان کو vehicles provide کریں۔ آپ کا بلوچستان خستہ ہے اس سال جو far flung areas ہیں وہاں monitoring کے لئے اچھی گاڑیاں چاہیے ہمارے جو آفیسرز ہیں۔ پھر اُن کو ہم پکڑ بھی سکتے ہیں کہ بھئی آپ monitoring کریں۔ ابھی جب ہم بولتے ہیں کہتے ہیں کہ ہماری مانیٹرنگ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! یہ جو ایک difference آ رہا ہے بہت عرصے سے اس اسمبلی میں کہ بھئی یہ اپوزیشن کا ہے یہ گورنمنٹ کا ہے اس کو بجٹ کم ملے گا اس کو بجٹ زیادہ ملے گا۔ ہماری جو پاپولیشن ہے ہمارے جو لوگ ہیں اُن کا کیا قصور ہے اپوزیشن میں تو مَیں بیٹھا ہوں۔ اُن کا تو حق ہے۔ ہمارے وہاں بچیاں ہمارے بچے اُن کو یہ right نہیں پہنچتا ہے کہ وہ ایجوکیشن حاصل کریں؟ اگر کہتے ہیں نہیں اُنکے بجٹ پر کٹ لگاؤ تو نقصان میرا تو نہیں ہوگا میرے بچوں کا ہوگا میرے علاقے کے جو طلباء ہیں اُن کا ہوگا۔ وہاں پانی نہیں ملے گا۔ وہ جو ہڑ کے پانی پیتے ہوں گے کیونکہ مَیں اپوزیشن میں ہوں۔ یہ فرق ختم ہونا چاہیے کیونکہ سارے نقصانات ہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ سب کو مساوی حقوق ملنے چاہیے۔ ان کو rights ہونے چاہیے۔ ۔۔(مداخلت)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: kindly order in the House. ڈاکٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: اب اگر ایک حلقے کو پچاس کروڑ مل رہے ہیں اور ایک حلقے کو دس ارب مل رہے ہیں تو یہ کہاں کا انصاف ہے اس کو تو مَیں نہ انصاف سمجھتا ہوں۔ اس لئے اس بجٹ کو بناتے وقت پوری انسانیت کا، پورے لوگوں کا، پورے ایریا کا اور پورے بلوچستان کے لوگوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ کیونکہ سارے بچے جو ہیں ناں چاہے ہمارے منسٹر فنانس صاحب ہیں یا ہمارے پی اینڈ منسٹر صاحب ہیں انکے بھی بچے ہیں ان کو فرق نہیں کرنی چاہیے کہ یہ کس ڈسٹرکٹ کے بچے ہیں یہ کن ڈسٹرکٹس کے بچے ہیں۔ مَیں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ہوں مَیں بجٹ پر سب کا جنہوں نے بنایا ہے اُن لوگوں کا مشکور ہوں لیکن اب اس بجٹ کو خرچ کرنے کے لئے ایک براپر طریقہ ہونا چاہیے۔ thank you very much.

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی. any one in the House to speak. جی زرک خان مندوخیل صاحب۔ Yes you go along Zarak Sahib. جی آپ۔

جناب زرک خان مندوخیل: میڈم! ایک ہمارے مینگل صاحب تھے اُنہوں نے ہمارے ایک معزز جہانزیب مینگل، اُنہوں نے ہمارے ایک معزز شہری پر الزامات لگائے ہیں تو میں کہتا ہوں اُسکو اِس تقریر سے وہ الفاظ کو expunge کیا جائے بڑی مہربانی۔ میر شفیق الرحمٰن پر اُنہوں نے جو الزامات لگائے تھے۔ thank you Madam.

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی بالکل حذف کیئے جائیں گے الفاظ۔ Any one in the House. جی You can. بس۔ختم۔ آپ نے بات کرنی ہے جی؟ اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 25 جون 2024ء بوقت شام 04:00 بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 07 بجکر 33 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆

بحکم میڈم ڈپٹی اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ xxxxxxxxxxx کارروائی سے حذف کردیئے گئے۔